https://famousurdunovels.blogspot.com
میرا من باغی
از
امرین ریاض
PRIME URDU NOVELS
PRIME URDU NOVELS
PRIME URDU NOVELS
http://primenovels.blogspot.com/

"میرا من باغی"

از" امرین ریاض"

(مکمل ناول)

"کیوں بلایا آپ کو میر وجاہت خان نے؟۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ممتاز بیگم کمرے میں داخل ہوئیں تو ذرناب خان کو کڑھے تیوروں سے اپنی طرف متوجہ پا کر وہ گہرا سانس بھرتیں اناب سے مخاطب ہوئیں۔

"اناب بیٹا جاو ذرا مہتاب کو بلا کر لاو___ تمہاری تائی جان کے روم میں ہے وہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"جی اماں۔۔۔۔۔۔۔۔"

اناب نے اپنی کتابیں وہی رکھیں اور روم سے چلی گئی تو ذرناب طنزیہ مسکراتی ان کی طرف دیکھنے لگی۔

"اوہ تو میر وجاہت خان نے کوئی نیا حکم جاری کر دیا ھے____اور ان کے چھوٹے اور لاڈلے بیٹے میر عظام خان کی زوجہ ممتاز بیگم ان کا حکم بجالانے میں سر کی بازی بھی لگا دے گیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

"تم چپ رہو ذرناب___ تمہیں تو چھوٹے بڑے کی تمیز بھولتی جا رہی ہے____کم از کم مرے ہوے باپ کو تو بخش دو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

انہوں نے خشمگیں نگاہوں سے دیکھا۔

"میر وجاہت خان نے میرے مرے ہوئے باپ کو بخشا؟___کیا انہوں نے سوچا کہ آپکو ان کی پسند کے خلاف جا کر بیاہ کے لانے والا میر عظام خان اب اس دنیا میں نہیں رہا تو پھر کیوں ان کیئے کی سزا 22 سالوں سے آپکو___ہم تینوں کو وہ دے رہے ہیں___کیا قصور ہے ہمارا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

کیا ہوا ہے اماں ؟۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

تبھی ان کی بڑی بیٹی مہتاب اور اس کے پیچھے اناب کمرے میں داخل ہوئیں تو ذرناب کو غصے میں دیکھ کر مہتاب چونکی تھی کیوں کے ذرناب کے غصے کا مطلب کسی طوفان کی آمد تھی 1" .

تشریف لایئے مہتاب عظام خان___لگتا ھے اس دفعہ اماں کے ناتواں کندھوں نے میر وجاہت خان کے حکم کا بوجھ لادنے سے جواب دے دیا ہے جو آپکو یاد فرمایا جا رہا ہے___جی تو اماں اب کیا قربانی دینی پڑے گی ہمیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

"مہتاب اسے کہو کے میری نظروں سے دور ہو جاے اس وقت۔۔۔۔۔۔"

ممتاز بیگم غصے سے بولیں تو ذرناب کچھ کہتی کہتی

لب بھینچ گئی تو مہتاب نے سوالیہ نگاہوں سے ماں کو دیکھا۔

"تم لوگوں کے آغا جان نے۔۔۔۔۔۔۔۔"

نہیں ہیں وہ ہم لوگوں کے آغا جان__وہ صرف میر حیدر خان کے بچوں کے آغا جان ہیں اماں___یہ بات کتنی دفعہ سمجھاوں میں آپکو۔۔۔۔۔۔۔۔"

سمجھنے کی تو تمہیں ضرورت ہے__تمہاری یہ زبان ہمارے لئے کتنی مشکلات لے کر آ رہی ہے تمہیں اس چیز کا اندازہ بھی نہیں__یہ مت بھولو کہ اس گھر کے علاوہ ہمارا اور کوئی ٹھکانہ نہیں۔۔۔۔۔۔۔۔"

نہیں چاہیے ہمیں یہ خدا ترسی میں دیا گیا ٹھکانہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔"وہ چیخ کے بولی۔

ذرناب اب چپ کر جاو___اماں کی بات تو سن لو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

مہتاب نے سختی سے کہا تو وہ اپنے غصے کو قابو میں کرنے لگی۔

اماں اب بتائیں آپ۔۔۔۔۔۔۔"

کب سے خاموش کھڑی اناب نے کہا تو انہوں نے ایک خاموش نظر تینوں پر ڈالی اور بولیں۔

ان کے خیال میں مہتاب اور ذرناب نے جتنا پڑھنا تھا پڑھ لیا صرف اناب ہی اپنی تعلیم جاری رکھے گی

اور۔۔۔۔۔۔۔"

وہ خاموش ہوئیں کیوں کے ذرناب کے چہرے کی رنگت بدلنا شروع ہو گئی تھی۔

اور اماں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔مہتاب نے انکو بولنے پہ اکسایا

مہتاب کی شادی کر دینی چاہیے دو ماہ تک__اتوار کو کچھ لوگ دیکھنے آرہے ہیں___آغا جان کے دوست کا پوتا ہے__اپنا بزنس ہے اسکا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

ان کی بات پر ذرناب نے چونک کر مہتاب کی طرف دیکھا جو خود ششدر ہو کے ان کو دیکھ رہی تھی۔

"پر اماں مہتاب آپی کے ماسٹرز کا لاسٹ ائیر ہے اور ذرناب آپی کے میڈیکل کے ابھی دو سال پڑے ہیں

اماں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

اناب کو انکی دوسری بات سے زیادہ پہلی بات قابل اعتراض لگی تھی۔

"میں نے بھی ایسا کہا تھا مگر آغا جان کہتے ہیں کہ عورت کا کام صرف ہانڈی روٹی کا ہوتا ہے اور یہ کہ میرے سر پہ چار پوتیوں کا بوجھ ہے ایک ایک کر کے ہی وہ اس فرض سے سبکدوش ہونا چاہتے ہیں__اور وہ یہ

بھی کہہ رہے تھے کہ ذرناب کو بھی اب کچن سمبھال لینا چاہیے کیونکہ کے وہ بھی اب شادی کے لائق ہو گئی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

"اور آپ چپ کر کے سب سن کے انکی بات پر آمین کہتی چلی آئیں۔۔۔۔۔۔۔"

"تو اور میں کیا کروں ذرناب___ انکی بات ماننے کے علاوہ ہمارے پاس اور کوئی چارہ نہیں___ ویسے بھی انکی بات اتنی ناقابل قبول بھی نہیں ہے۔۔۔۔۔"

ممتاز بیگم کی بات پر مہتاب نے سختی سے اپنے آنسوؤں پہ پل باندھا تھا۔

"ہاں آپ تو ایسا کہیے گیں کیونکہ کے آپکو انکی ہر جائز ناجائز بات ماننے کی عادت جو ہو گئی ہے___ پر اب اور نہیں اماں___ ہم نے بچپن سے انکی ہر بات پر ناچاہتے ہوئے بھی سر جھکایا ہے صرف اس وجہ سے کہ ہمارے سر پہ نہ تو باپ کا سایہ ہے نہ کسی بھائی کا مضبوط کندھا__ ہم اپنی مرضی سے نہ پہن اوڑھ سکتے ہیں نہ کہیں جاسکتے ہیں تو کیا اب زندگی کا اتنا بڑا فیصلہ بھی انکی مرضی سے ہو گا__ کیا ایک "خان حویلی" سے نکل کے دوسرے زندان میں داخل ہو جائیں ایک اور میر وجاہت خان کو اپنے اپر حکمرانی کی اجازت دے نہ اماں۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

وہ سختی سے کہتی اپنے آنسو صاف کرتی کمرے سے نکل گئی تو ممتاز بیگم نے مہتاب کی طرف دیکھا جس کے آنسو اس بات کی گواہی دے رہے تھے کہ ذرناب کی باتیں اس کے جذبات کی بھی ترجمانی کر گئیں تھیں

۔

!_______________________________________!

میر وجاہت خان جن کے چھوٹے اور لاڈلے بیٹے میر عظام خان نے اپنی پسند سے شادی کر کہ ممتاز بیگم کو حویلی تو لے آئے تھے اور میر وجاہت خان نے انکو معاف کر کہ حویلی میں رہنے کی اجازت تو دے دی تھی مگر ممتاز بیگم کو دل میں جگہ نہ دے پائے تھے اور رہی کسر اوپر تلے کی تین بیٹیوں اور میر عظام خان کی اچانک موت نے پوری کر دی تھی کی میر وجاہت خان انکو منحوس قرار دے کر نفرت کرنے لگے تھے اور وہ ذرناب کے باغی من کو بھی دیکھ رہے تھے اور اسکی ضدی طبیعت سے وہ نالاں رہنے لگے تھے کہ یہ بھی اپنے باپ میر عظام خان کی طرح انکو کوئی دھچکہ نہ دے دے اس لیے وہ جلد سے جلد اس بوجھ سے چھٹکارا چاہتے تھے اس چیز سے بے خبر کہ انکا یہ فیصلہ کسی کے دل کی دنیا برباد کر گیا تھا مہتاب جو اپنی ماں اور بہنوں کے سامنے تو چپ کی بکل مار گئی تھی مگر رات کی تاریکی میں وہ چھت پہ بیٹھی اپنے آنسوؤں پر پل نہ باندھ سکی۔

"آپی آپ یہاں بیٹھی ہیں میں ہر جگہ آپ کو ڈھونڈ کر آئی ہوں۔۔۔۔۔۔۔۔"

ذرناب کی آواز پر مہتاب نے جلدی سے ڈوپٹے کے ساتھ اپنے آنسو صاف کئے اور اٹھ کھڑی ہوئی مگر ذرناب اسکی سرخ آنکھوں اور سرخ ناک کو دیکھ کر اپنی ماں جائی کا دکھ سمجھ کر لب بھینچ گئی تھی۔

"چلو چلیں میں تو بس یونہی ہوا کھانے کو اوپر آ گئی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

مہتاب نے اسے اپنی طرف متوجہ پا کر جلدی سے کہا اور جانے کے لئے قدم بڑھا دیے مگر ذرناب نے اسکا بازو پکڑ کر روکا تھا۔

"آپ اماں سے تو جھوٹ بول سکتی ہیں____اپنے یہ آنسو چھپا کر اس فیصلے پر خوشی کا اظہار کر سکتی ہیں پر مجھ سے آپ یہ اپنا درد چھپا نہیں سکتیں آپی کہ آپ کبھی بھی احمد بھائی کے علاوہ کسی اور۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

"ذرناب آہستہ__کوئی سن لے گا۔۔۔۔۔۔"مہتاب گھبرائی تھی۔

"یہی تو اصل رونا ہے آپی کہ اس حویلی میں ہماری کوئی سنتا نہیں___ورنہ آپ کو یوں اپنے آنسو نہ چھپا نے پڑتے۔۔۔۔۔۔۔۔"

ذرناب تلخی سے بولی تو مہتاب کے آنسو چھلک پڑے۔ذرناب نے ازیت سے اپنے لب کاٹ لئے پھر مہتاب کو اپنے ساتھ لگا کر دلاسہ دینے لگی۔

"آپی پلیز روئیں مت__ابھی دو ماہ ہیں نہ___کوئی نہ کوئی حل نکل آئے گا۔۔۔۔۔۔۔"

"اب کچھ نہیں ہو گا ذرناب__آغا جان نے جو فیصلہ کر لیا ہے اب اس پر وہ کبھی پیچھے نہیں ہٹیں گئے___اور تائی اماں کہہ رہی تھیں کہ وہ لوگ مجھے پسند پہلے ہی کر چکے ہیں اتوار کو تو صرف رسم پوری کرنے آرہے ہیں__اور میں___میں احمد کے علاوہ کسی اور کے خواب کیسے اپنی آنکھوں میں سجا سکتی ہوں۔۔۔۔۔۔۔۔"مہتاب رو دی۔ذرناب نے اسے خود سے الگ کر کے کرسی پہ بٹھایا اور اس کے آنسو صاف کر کے ایک عزم سے بولی۔

"آپی آپ کی یہ چھوٹی بہن آپ سے وعدہ کرتی ہے کہ آپکے خوابوں کو حقیقت کا روپ دے کر رہے گی___ابھی دو ماہ ہیں ہمارے پاس آپ ہر ٹینشن سے آزاد ہو کر ان مہمانوں کا ویلکم کرے اور وہ جو کرتے ہیں کرنے دیں باقی مجھ پر چھوڑ دے میں آپکو ابھی سے احمد بھائی کی مبارک باد دیتی ہوں کہ وہ آپکو بہت جلد اس حویلی سے رخصت کروا کے لے جائے گئے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

"مگر ذرناب۔۔۔۔۔۔"مہتاب حیران ہوئی۔

"اگر مگر چھوڑیں آپ___بس اللہ پر یقین رکھے اور مجھ پر بھروسہ کریں___اب جائیں آپ کے موبائل پر احمد بھائی کی 20 مسڈ کالز آچکی ہیں___ان سے بات کریں اور انکو بولیں کہ صرف دو ماہ ہیں زرا صبر سے گزار لیں پھر آپ کو وہ آکر لیں جائیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

ذرناب نے شرارت سے کہا تو مہتاب کے لبوں کو مسکراہٹ نے چھو لیا۔

"جایئے اب بے چارے راہ دیکھ رہے ہونگے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

ذرناب کے کہنے پر وہ اسے مسکرا کر دیکھتی چلی گئی تو ذرناب اک گہرا سانس بھرتی ریلینگ کے ساتھ لگ کر کھڑی ہو گئی کہ اس نے مہتاب کے ساتھ وعدہ تو کر لیا تھا مگر اسے پورہ کرنا جان جوکھوں میں ڈالنے کے مترادف تھا۔

"کچھ تو کرنا پڑے گا ذرناب خان۔۔۔۔۔۔"وہ بولی تبھی اس کی نگاہ حویلی کے گیٹ پر پڑی جہاں کالے رنگ کی پراڈو زن سے اندر داخل ہوتی پورچ میں آکر رک گئی تھی اور فرنٹ سیٹ سے اترتا"میر یوشعوان خان"اسے اپنی طرف متوجہ کر گیا تھا۔بلیک شلوار قمیض میں سکن وول کی چادر کندھوں پر ڈالے موبائل کان سے لگائے وہ مردانہ وجاہت کا منہ بولتا ثبوت تھا اس کے سیاہ سلکی بال بے ترتیب ہو کے اس کے کشادہ ماتھے پر گرے ہوئے تھے گندمی رنگت اور ہلکی ہلکی داڑھی میں وہ غضب کی پرسنالٹی کا مالک تھا اور ذرناب اس سے بے تحاشا نفرت کرنے کے باوجود اس بات کو تسلیم کرتی تھی کہ اللہ نے اسے خوبصورتی کی دولت سے مالا مال کیا تھا۔

"اوہ شکار تو میری آنکھوں کے سامنے تھا اور مجھے پتہ ہی نہیں چلا___تو میر یوشعوان خان میں نے 22 سالوں سے تجھ سے نفرت کا رشتہ جوڑے رکھا ہے پر تم سے ایک اور رشتہ جوڑنے کا ٹائم آگیا ہے___پر

میں نبھاوں گی تم سے پہلا رشتہ ہی___ دوسرے میں اگر بے وفا بھی کہلائی جاوں تو کیا فرق پڑے گا۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

ذرناب خود سے کہتی مسکرا دی تھی۔

!____!

"آ گیا میرا شیر__ میرا امیر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"ذرناب سیڑھیاں اترتی نیچے آئی تو ہال میں کھڑے میر وجاہت خان اور ان کے گلے سے لگے میر یوشعوان پر پڑی تو اسکا حلق تک کڑوا ہو گیا۔

"کیسے ہیں آپ آغا جان____ اماں بتا رہی تھیں کہ میرے جانے کا آپ نے بہت ناجائز فائدہ اٹھایا ہے__ خوب بد پرہیزی کی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

میر یوشعوان نے ان سے الگ ہوتے ہوئے کہا تو وہ مسکرا دیئے۔

"سمجھو تو تجھے واپس بلانے کا بہانہ تھا___ ویسے تو تین ہفتوں سے ہم یہی سن رہے تھے کہ کچھ دن اور__ کچھ دن اور___ باپ پہلے ہی تمہارا شہری بن کر رہ گیا ہے اب تجھے بھی اس نے بزنس کے جھمیلوں میں پھنسا دیا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"میر وجاہت خان جو اپنے بیٹے میر حیدر خان سے انکی بزنس کی مصروفیات کی وجہ سے نالاں رہتے تھے اب میر یوشعوان خان کے بزنس میں پڑ جانے پر خاص خوش نہ تھے کہ میر زمینوں کا کام بھی دیکھتا تھا اور اب ساتھ بزنس میں بھی مصروف ہو گیا تھا۔

"ارے نہیں آغا جان__ بابا تو مجھے خود ابھی بزنس کے جھنجھٹ سے دور رکھنا چاہتے ہیں پر میں نے MBA یوں فارغ بیٹھنے کے لیے تھوڑی کیا ہے مجھے خود انٹرسٹ ہے بزنس میں___ اور سب سے اہم

بات یہ کہ میں نے نوٹ کیا ان تین ہفتوں میں کہ اتنا بڑا بزنس بابا اکیلے نہیں سمبھال سکتے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

میر یوشعوان انکے ساتھ صوفے پر ٹک گیا اور انکا ہاتھ اپنے مضبوط ہاتھوں میں لے کر بولتا انکو مسکرانے پر مجبور کر گیا۔

"جانتا ہوں میں__اسی بات پر تو مجھے فخر ہے کہ تم بنا کہے اپنی زمعہ داریوں کا احساس کرتے ہو اور خوب اچھی طرح سنبھالتے ہو__تم غرور ہو میرا۔۔۔۔۔۔۔۔۔"میر وجاہت خان نے اس کے مضبوط کندھوں پر ہاتھ پھیرا تو وہ آسودگی سے مسکرا دیا جبکہ انکی باتیں سنتی زرناب تلخی سے مسکرا دی اور میر یوشعوان خان کے مسکراتے چہرے پر اک قہر بھری نگاہ ڈالتی کچن کی طرف چل دی۔

"اچھا اب تم کھانا کھاو رات کافی ہو گئی__چائے ساتھ پیئے گئے۔۔۔۔۔۔۔۔"

"جی ضرور۔۔۔۔۔۔۔۔۔"وہ ان سے کہتا کچن میں آیا جہاں سعدیہ بیگم خانساماں کے ساتھ ٹیبل پر کھانا لگا رہی تھیں اور زرناب شیلف کے ساتھ ٹیک لگائے پانی پی رہی تھی۔

"اسلام وعلیکم اماں جان۔۔۔۔۔۔۔"وہ سعدیہ بیگم سے ملا جنہوں نے بڑی بے تابی سے اپنے اکلوتے بیٹے کو گلے سے لگایا اور اس کی روشن اور کشادہ پیشانی پر بوسہ دیا۔

"جیتے رہو__اللہ تمہیں یونہی مسکراتا رکھے آمین۔۔۔۔۔۔۔"انکی دوعاوں پر زرناب نے اسے دیکھا جس کی نگاہ بھی اس پر تھی۔

"کیسی ہو تم زری۔۔۔۔۔۔۔۔"وہ چیئر گھسیٹ کر بیٹھ گیا۔

"جی میں ٹھیک ہوں__آپ کیسے ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

خوشخبری

اگر آپ لکھ سکتے ہیں اور اپنے اندر کے لکھاری کو باہر لانا چاہتے ہیں

تو لکھاری آن لائن میگزین آپ کو اپنی صلاحیتوں کو نکھارنے کے لئے بہت اچھا

پلیٹ فارم فراہم کرتا ہے۔ لکھاری آن لائن میگزین کا حصہ بنئے اور آج ہی اپنی

تحریر (افسانہ، ناول، ناولٹ، کالم، مضامین، شاعری) اردو میں ٹائپ کر کے

ہمیں بھیجیں۔ آپ کی کوئی بھی تحریر ضائع نہیں کی جائے گی اور ایک ہفتے کے اندر

ہمارے سب ویب بلاگز (ویب سائٹس)اور سوشل میڈیا گروپس اور پیجز پر

پبلش کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کے لئے ابھی رابطہ کریں۔

Wats app No :- 03335586927

Email address :- aatish2kx@gmail.com

Facebook ID :- www.facebook.com/aatish2k11

Facebook Group :- FAMOUS URDU NOVELS AND DIGEST

SEARCH AND REQUEST FOR NOVELS, NOVELS DISCUESSION

وہ مسکرا کر بولتی اسے کافی حیران کر گئی کہ بچپن سے وہ اسے دیکھتا آرہا تھا جو سیدھے منہ بات نہیں کرتی تھی اب مسکرا کر بولتی اسے مسکرانے پر مجبور کر گئی۔

"تمہارے سامنے ہوں__ دیکھ لو کیسا ہوں۔۔۔۔۔۔۔"

"وہ تو دکھ رہا ہے اپنی من پسند زندگی گزارنے کا غرور چھلک رہا ہے تمہارے چہرے پر___ مگر کب تک۔۔۔۔۔۔۔۔۔" وہ دل ہی دل میں بولتی سعدیہ بیگم کی طرف متوجہ ہوی جو کہہ رہی تھیں۔

"مجھے تمہارے بابا نے بتادیا تھا کہ تم کھانا کھائے بغیر آرہے ہو اس لیے میں نے سب تمہاری پسند کا بنایا ہے___ تم کھانا کھاو تب تک میں چائے بنالوں۔۔۔۔۔۔"

"تائی جان آپ رہنے دیں__ میں چائے بنادیتی ہوں۔۔۔۔۔" اس سے پہلے کہ میر جواب دیتا زرناب بولتی دونوں کو حیران کر گئی کہ وہ جو میر اور آغا جان کے کسی کام کو ہاتھ لگانا تو دور کی بات اس طرف دیکھتی بھی نہ تھی۔

"وہ میں اپنے لیے بھی بنانے لگی ہوں تو ان کے لئے بھی بنادونگی۔۔۔۔" وہ انکی حیران نظروں کا ارتکاز محسوس کر کے بولی۔

"ٹھیک ہے__ میں نماز پڑھ لوں۔۔۔۔۔۔" سعدیہ بیگم کہتیں ہوئیں چلی گئ تو خانساماں بھی انکے پیچھے ہی چلا گیا تو میر یوشعوان کھانا کھاتے ہوئے پر سوچ نظروں سے زرناب کو دیکھنے لگا جو کہ چائے کا پانی رکھ رہی تھی۔

"باقی سب کدھر ہیں___ چچی جان___ اناب اور الینہ۔۔۔۔۔" میر نے پوچھا۔

"اماں نماز پڑھ رہیں ہیں اور اناب اور الینہ ٹی وی دیکھ رہی ہیں۔۔۔۔۔۔۔"

"مجھے کچھ ہضم نہیں ہو رہا____ تم ٹھیک ہو نہ۔۔۔۔۔۔"میر یوشعوان نے بالا آخر اپنی حیرت کا اظہار کر ہی دیا تو زرناب نے پلٹ کر دیکھا جو پانی کا گلاس لبوں کے ساتھ لگائے اسے جانچتی نگاہوں سے دیکھ رہا تھا جو گڑبڑا گئی۔

"ہاں میں ٹھیک ہوں__کیوں۔۔۔۔۔۔۔۔"

"زرناب خان کا یہ روپ کچھ ہضم نہیں ہو رہا__ اچانک اتنا بدلاو۔۔۔۔۔۔۔۔۔"وہ نیپکین سے ہاتھ صاف کرتا اٹھ کھڑا ہوا۔

"ہضم تو مجھے بھی نہیں ہو رہا تمہارے ساتھ اس طرح کا رویہ رکھنا پر کیا کروں مجبوری ہے۔۔۔۔۔۔۔"وہ دل ہی میں بولی مگر اسے دیکھ کر مسکراتی ہوئی الٹا اس سے سوال کر گئی۔

"کیوں آپ کو میرا یہ بدلاو اچھا نہیں لگا۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

"برا تو مجھے تمہارا وہ رویہ بھی نہیں لگتا تھا۔۔۔۔۔۔۔"

میر یوشعوان اس کے قریب آکر دلکشی سے مسکرایا تو وہ نہ سمجھی سے دیکھنے لگی جو کچن میں آتی مہتاب کی طرف متوجہ ہو گیا تھا۔

"کیسی ہو تم۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

"میں ٹھیک ہوں__ آپ کیسے ہیں میر بھائی____ کب آئے آپ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

"بس ابھی کچھ دیر پہلے____ لگتا ہے تجھے بھی کچن میں زری کی چائے کی خوشبو لے آئی جو وہ میرے لئے بنا رہی۔۔۔۔۔۔۔وہ میرے لئے پر زور دیتا مسکرا کر مہتاب کی توجہ اس طرف مبذول کروائی۔

"زری چائے اور آپ کے لئے۔۔۔۔۔۔۔۔" وہ حیرت سے اسے دیکھنے لگی جو چائے تین کپوں میں ڈال رہی تھی۔ مہتاب کی بات پر تپ گئی۔

"تو اس میں کونسی قیامت آگئی___ جو ہر کوئی آنکھیں پھاڑے میری طرف دیکھ رہا جیسے پتہ نہیں کونسا دنیا سے نرالا کام کر دیا میں نے____ اپنے لئے بنائی تھی تو میں نے انکے لئے بھی بنا دی___ پر لگتا ہے غلط کر دیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔" وہ پاوں پٹختی کچن سے واک آوٹ کر گئی۔ مہتاب نے میر کی طرف دیکھا جو کندھے اچکاتا چائے کی طرف متوجہ ہوا۔

"نائس___ میں تو سمجھتا تھا کہ تمہاری بہن صرف دل ہی اچھا جلاتی ہے پر وہ تو چائے بھی اچھی خاصی بنا لیتی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔" میر یوشعوان مسکرا کر بولا اور کپ پکڑے کچن سے نکل گیا۔

!____!

اور پھر اگلی صبح ذرناب کالج جانے کے لئے تیار ہو گئی تھی۔ لاکھ مہتاب اور ممتاز بیگم کے ترلے منتوں کو وہ نظر انداز کرتی وہ سیڑھیاں اترتی ہال میں آئی جہاں میر وجاہت خان اخبار پڑھنے میں مصروف تھے اور الینہ اور اناب سکول جانے کے لئے تیار ڈرائیور کے گاڑی نکالنے کا انتظار کر رہی تھیں۔ ذرناب نیچے آئی تو میر وجاہت خان نے اک اچٹتی نظر ڈالی جو ہینڈ بیگ کاندھے پر لٹکائے کتابیں ہاتھ میں پکڑے کھڑی تھی۔

"سعدیہ بہو لگتا ہے آپ نے کسی کو بتایا نہیں کہ سکول صرف اناب اور الینہ ہی جایا کریں گیں۔۔۔۔۔۔"

وہ اپنے آگے ٹیبل پر چائے رکھتیں سعدیہ بیگم سے بولے مگر سنایا ذرناب کو جو بمشکل خود کو کچھ کہنے سے باز رکھ پائی تھی۔ سعدیہ بیگم نے ممتاز بیگم کو دیکھا جو کہ بے بسی سے انکو ہی دیکھ رہی تھیں۔

"وہ آغا جان زری کا ضروری ٹیسٹ تھا تو۔۔۔۔۔۔۔۔"

"جب پڑھائی جاری ہی نہیں رکھنی تو ضروری ٹیسٹ کی کیا اہمیت۔۔۔۔۔۔۔۔۔"انہوں نے اخبار تہہ کر کے میز پر رکھی۔

"آپکو کس نے کہا کہ میں نے پڑھائی جاری نہیں رکھنی۔۔۔۔۔۔۔"ذرناب زیادہ دیر خود پر قابو نہ پا سکی اور ڈائریکٹ میر وجاہت خان سے مخاطب ہوئی۔

"یہ میرا فیصلہ ہے لڑکی__جتنا پڑھنا تھا پڑھ لیا___پہلے ہی اس پڑھائی نے تمہارا دماغ ساتویں آسمان پر پہنچا دیا ہے___اور پڑھ کر ہمارے سروں پر خاک ڈالنا چاہتی ہو تم۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"وہ غصے میں آئے تو ذرناب ممتاز بیگم کی ہزار گوریوں کو نظر انداز کرتی بول اٹھی۔

"کیا خاک ڈالی ہے میں نے آپ کے سروں پر_____مطلب کیا ہے آپکا اس بات سے____ظروری نہیں جیسی آپ نے اپنے بیٹے میر عظام کی تربیت کی ہو ویسی ہی میری ماں نے میری کی ہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔"وہ انکی آنکھوں میں دیکھتی ان کے غظب کو آواز دے گئی۔

"خاموش بے ادب لڑکی___تمہاری ہمت کیسے ہوئی یہ بکواس کرنے کی۔۔۔۔۔۔۔۔۔"وہ جلال میں آ گئے تو مہتاب نے اس کو بازو سے پکڑ کر اندر لے جانا چاہا مگر وہ اپنا بازو چھڑوا گئی تو سعدیہ بیگم کے اشارے پر مہتاب میر یوشعوان کو بلانے اس کے کمرے کی طرف دوڑی جو سو رہا تھا۔

"اس سے پہلے کے ہمارا ہاتھ اٹھ جائے تم پر___رفعہ ہو جاو ہماری نظروں سے___ہم بغاوت دیکھ چکے ہیں تمہاری آنکھوں میں___اب تم اسی حویلی میں رہو گئ__جتنا خرچہ کرنا تھا کر لیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

"کونسا خرچہ کیا ہے آپ نے ہم پر____اور ویسے بھی اگر کیا بھی ہے تو اس جائیداد پر ہمارا بھی اتنا حق ہے جتنا اور لوگوں کا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

"زری جاو یہاں سے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"سعدیہ بیگم نے میر وجاہت کے غصے سے سرخ پڑتے چہرے کی طرف دیکھ کر کہا مگر وہ ان سنی کر گئی۔

"کونسا حق لڑکی___ساری جایئداد میرے نام ہے دل کرے تو کسی کو پھوٹی کوڑی بھی نہ دوں___کون ہے مجھ سے سوال جواب کرنے والا___دفعہ ہو جاو ہماری نظروں سے___ہم تم جیسی بے ادب لڑکی کی شکل بھی نہیں دیکھنا چاہتے____یہ تربیت کی ہے تم نے اس کی کہ اسے ہمارے سامنے لا کر کھڑا کر دیا____اتنی ہمت اسکی کہ ہمیں آنکھیں دکھا رہی۔۔۔۔۔۔۔۔"اب کہ وہ ممتاز بیگم پر بھڑکے جو بے بسی سے سر جھکا گئیں۔

"ان سے کیا کہتے ہیں مجھ سے کہیں جو کہنا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

"بکواس بند کرو لڑکی۔۔۔۔۔۔۔۔۔"اس سے پہلے کے انکا ہاتھ اٹھتا اور اس کے گال سرخ کرتا میر یوشعوان جلدی سے دونوں کے بیچ میں آئے تھے۔

"آغا جان پلیز____تم کمرے میں جاو۔۔۔۔۔۔۔۔"وہ سپاٹ انداز میں زرناب سے بولا تو وہ غصے سے اسے دیکھنے لگی جو کہ وائٹ شرٹ اور بلیک ٹراؤزر میں بنا بال سلجھائے کچی نیند سے جاگا لگ رہا تھا۔

"میں کیوں" ....

زرناب میں نے بولا نہ کہ اپنے کمرے میں جاو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

اب کہ وہ سختی سے بولا تو وہ بیگ اور کتابیں وہی پھنکتیں اپنے کمرے کی طرف بھاگ گئی۔مہتاب بھی اس کے پیچھے گئی۔

"دیکھا تم نے اس بے ادب لڑکی کو___میں اسی دن سے ڈرتا تھا___میں نے کہا تھا تجھے کی مجھے اس لڑکی میں بغاوت کی بو آرہی ہے پر تم نے میری بات نہیں مانی___دیکھو میر وجاہت خان کے آگے کھڑی ہو گئی___میرے بیٹوں کی ہمت نہیں مجھ سے آنکھ ملا کر بات کرے اور یہ لڑکی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

"آغاجان پلیز ریلیکس___اماں جان آپ پانی لائے آغاجان کے لئے___اناب اور الینہ بیٹا آپ جاو سکول___دیر ہو رہی ہے۔۔۔۔۔۔"

وہ پہلے سعدیہ بیگم سے پھر گم صم کھڑی ان دونوں سے مخاطب ہوا تو دونوں باہر کی جانب چل دیں۔میر نے ممتاز بیگم کو دیکھا جو کہ آنسو صاف کرتیں شرمندگی سے سر نہ اٹھا پا رہی تھیں۔

"قصور تو سارا میر عظام خان کا تھا جس نے اک بے زات عورت کو لا کر ہمارے سروں پر بٹھا دیا تھا تو اولاد بھی تو ویسی نکلے گی نہ____بس اب اس لڑکی کا کالج جانا بھی بند اور یہ اس حویلی سے ایک قدم بھی باہر نہیں نکالے گی___مہتاب کے ساتھ اسے بھی رخصت کرنے کی تیاریاں کرو۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

میر انکی بات پر چونکا تھا پھر لب بھینچ کر ممتاز بیگم کی طرف دیکھا جو کہ سر تھام کے بیٹھ گئیں تھیں تو میر کی نگاہیں ذرناب کی کتابوں پر ٹک گئیں۔

!____!

"دیکھ لیا تم نے اپنی بدتمیزی کا انجام____کیا ملتا ہے تمہیں یہ سب کر کے___تم ہماری زندگیوں کو آسان نہیں بلکہ مشکلوں میں ڈال رہی ہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

ممتاز بیگم روتے ہوئے بولتیں اسے مٹھیاں بھینچنے پر مجبور کر گئیں۔

"اماں کیا ہو گیا ہے آپکو____ایسا بھی کیا کر دیا میں نے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"وہ ان کے رونے سے اکتا کر بولتی ممتاز بیگم کو غصہ دلا گئی۔

"دیکھو زرا اس کو__اتنا کچھ کر کے بھی مجھ سے پوچھ رہی کہ اس نے کیا کیا ہے____اتنی بدتمیزی اگر تو اپنے باپ کی بھی کرتی نہ تو انہوں نے بھی تجھے گھر سے باہر نکالنے میں اک لمحہ نہیں تھا لگانا___پھر بھی شکر کرو کہ انہوں نے ہمیں دھکے دے کر اس گھر سے نکالا نہیں ورنہ تم لوگوں کو لے کر مجھے اسی جوئے کے اڈے پر جانا پڑتا جہاں سے تمہارا باپ مجھے خرید کر لایا تھا میرے نام نہاد باپ سے____شکر کرنا چاہیے ہمیں کہ آغا جان نے ہمیں اس گھر میں پناہ دی ہوئی ہے_____اور کونسی جائیداد کی بات کی تم نے____شرم آنی چاہیے زرناب___میں نے ایسی تربیت تو نہیں کی تم لوگوں کی____سعدیہ بھابھی کے بچوں کی ایسے تو تعریف نہیں ہوتی پورے خاندان میں____میر کو دیکھا ہے لڑکا ہو کر بھی اسکا سر نہیں اٹھتا ان کے سامنے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"انہوں نے شرم دلانی چاہی مگر زرناب تو جو پہلے ہی غصے میں تھی میر کی مثال سن کر بھڑک اٹھی۔

"آخر اسکو سر اٹھانے کی ضرورت بھی کیا ہے سب بنا مانگے مل جاتا ہے اپنی من پسند زندگی گزار رہا ہے___کوئی روک ٹوک نہیں___اکلوتا چشم و چراغ ہے اس حویلی کا___سر اٹھانے کی ضرورت تو ہم جیسوں کو ہوتی ہے اماں جن کے ساتھ شروع دن سے ہی

!بے انصافی ہو رہی ہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

مہتاب ___ اسے بولو دفعہ ہو جائے یہاں سے _____ کیوں نہیں سمجھتی یہ ____ اسکا جو من اسے بغاوت پر اکسا رہا نہ تو پلے کچھ نہیں رہنا اس کے ____ آغا جان نے کہہ دیا ہے کہ مہتاب کے ساتھ ذرناب کی بھی رخصتی ہو گی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

ممتاز بیگم کی بات پر مہتاب نے ٹھٹھک کر ذرناب کو دیکھا جو تلخی سے مسکرائی۔

"اس کے علاوہ وہ اور کر کیا سکتے ہیں ___ پر انکو نہیں پتہ کہ اس بار ان کے آگے ممتاز بیگم یا مہتاب خان نہیں ___ ذرناب خان ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

وہ سپاٹ لہجے میں کہتی کمرے سے نکل گئی۔ ممتاز بیگم نے سر تھام لیا انکو اندازہ ہو رہا تھا کہ باغی ہو گئی تھی۔

!____!

وہ چائے پینے کے خیال سے کچن کی طرف جا رہی تھی کہ اسے راستے میں ہی رکنا پڑا اور رُکنے کی وجہ میر یوشعوان تھا جو کہ اسے گھور رہا تھا۔

مجھے تم سے بات کرنی ہے ____ باہر لان میں ویٹ کر رہا ہوں!..........

وہ سپاٹ لہجے میں بولتا چلا گیا. زرناب نے کچھ پل لب بھینچ کر کچھ سوچا پھر چائے کا ارادہ کینسل کرتی باہر لان میں آئی جہاں وہ ٹہلتا ہوا اس کے انتظار میں تھا.

"کیوں بُلایا مجھے................؟ وہ اسکے سامنے جا کر کھڑی ہوئی۔

"خراجِ تحسین پیش کرنے کے لئے____کیا آپ میرے ہاتھوں سے قبول کرے گئیں!................

وہ طنزً چبا چبا کر بولا تو زرناب نے چہرے کا رخ دوسری طرف موڑ لیا۔

"آئی کانٹ بلیو دِس کہ تم آغا جان سے اتنی بد تمیزی سے بات کر سکتی ہو!........

"میں نے ان سے کوئی بد تمیزی نہیں کی____جو سچ تھا وہ بیان کیا اگر اُنکو یہ بد تمیزی لگی ہو تو میرا کیا قصور.................!وہ سکون سے بولتی اسے حیران کر گئی۔

"اپنی سے تین گنا عمر کے انسان سے جو رشتے میں دادا لگتے ہیں انکے سامنے کھڑے ہو کر انکی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر اونچی آواز میں بات کرنا کونسی ادبی کے زمرے میں آتا ہے مس زرناب خان بتائیے گا مجھے زرا.........

"انہوں نے کتنا غلط کیا اور اُنکا رویہ!............

"بات غلط یا سہی کی نہیں کر رہا میں___بات تمیز اور ادب کی کر رہا ہوں کہ ہمارے بڑے چاہے غلط بھی ہوں پر ہمیں اُنکا لحاظ ہر صورت کرنا چاہیے______کیا ہمیں زیب دیتا ہے یوں انکے آگے کھڑے ہونا________میں جانتا ہوں آغا جان کا رویہ شروع سے ہی اچھا نہیں رہا تم سب کے ساتھ کیونکہ وہ ابھی تک چچا عظام کے غیر خاندان میں شادی کرنے کے فعل کو قبول نہیں کر پائے______مگر تمہارا رویہ انکو اور بد ظن کر رہا تم لوگوں سے_____چچی جان کو دیکھا ہے کبھی انکے آگے سر نہیں اُٹھایا!...............

"آپکی اس چچی جان کا ہی بھگتان بھگت رہی ہوں میں_____اگر پہلے دن انہوں نے اپنے اور ہمارے حق میں سر اُٹھایا ہوتا تو آج مجھے یہ سب نہ کرنا پڑتا.....................!وہ تیز لہجے میں بولی تو میر یوشعوان سر نفی میں ہلانے لگا کہ مرغے کی وہی ایک ٹانگ۔

"تم میں عقل نام کی کوئی چیز ہے بھی یا نہیں____مہتاب بھی تو ہے اس نے کبھی نہیں ایسا کیا!............

"وہ بھی اماں کی طرح بزدل ہے اور زرناب بزدل نہیں_________اپنا حق لینا جانتی ہوں میں.................

"اوہ مائے گاڈ.........!وہ ضبط سے مٹھیاں بھینچ گیا ورنہ تو دل کر رہا تھا اس بیوقوف لڑکی کو دو لگائے تاکہ اسکا دماغ ٹھکانے لگے۔

"اچھا تو پانچ سالوں سے لڑ رہی ہو نہ تم اپنے حق کے لئے اس زبان کا استمال کر کے____کتنا حاصل کر لیا تم نے اپنا حق زرا بتانا..............!اسکی بات پر وہ غصے سے سُرخ ہوتی چہرے کا رُخ بدل گئی۔

"میں بتاتا ہوں تمہاری اس زبان نے تمہیں اور کوئی حق دیا ہو یا نہ پر اس گھر سے رُخصت ہونے کا حق ضرور دے دیا ہے______آغا جان نے کہہ دیا ہے کہ تمہیں اس گھر سے بہت جلد رُخصت کر دیا جائے____اب تو خوش ہو گئی ہو گی تم یہ سب سن کر اب لڑنا اپنے حقوق کے لئے اگلے گھر جا کر!.................

میر یوشعوان طنزً بولتا اسے تپا گیا۔

"اور میں جیسے یہ سب مان لونگی____وہ کون ہوتے ہیں میری زندگی کا فیصلہ کرنے والے میں اس حویلی سے کہیں نہیں جاؤں گیں یاد رکھیے گا آپ!...............

وہ اٹل لہجے میں بولتی اتنی سنجیدہ سیچویشن میں بھی اسکے چہرے پر محفوظ مسکراہٹ لانے کا باعث بن گئی. زرناب نے کچھ حیرانگی سے اسکے مسکراتے چہرے کی طرف دیکھا۔

"میں بھی تو تب سے اس لئے یہ ساری سرکھپائی کر رہا ہوں کہ تمہیں ساری عمر اس حویلی میں ہی رہنا ہے اور اس لئے تمہیں آغا جان سے بنا کر رکھنی پڑے گی کیونکہ میرے لئے تم دونوں کا ایک ساتھ رہنا بہت ضروری ہے!..............

"کیوں آپ کے لئے کیوں ضروری ہے!...........

اسکے سوال پر میر نے ایک نظر اسکی چہرے پر ڈالی پھر گہرا سانس بھر کر بولا۔

"وہ اس لئے کہ زرناب عظام خان میری آنکھوں کا وہ خواب ہے جو میں کئی سالوں سے دیکھتا آ رہا ہوں اور اس خواب کو حقیقت کا روپ دینے کے لئے مجے تمہاری اور آغا جان دونوں کی رضامندی چاہیئے__________میں تمہیں کھونے سے ڈرتا ہوں اور آغا جان کی رضا کے بیغیر میں تمہیں پا کر سکون سے نہیں رہ سکونگا اس لئے میں چاہتا ہوں کہ آپ دونوں کے تعلقات اب ٹھیک ہو جائیں !..................

میر کی بات پر وہ کچھ پل تو ششدر رہ گئی تھی مگر جب آہستہ آہستہ اس کے دماغ نے کام کرنا شروع کیا تو اسے اپنے لئے بنا کوشش کئے ہی ایک راستہ مل گیا تھا جو اِسے اپنے مقصد میں کامیاب کر سکتا تھا بلکہ کچھ لوگوں سے بدلہ بھی جن کی وجہ سے اس نے اپنی ماں کی ناراضگی اور لعن طعن بھی برداشت کی۔

"کیا ہوا تمہیں اچھا نہیں لگا..........!میر یوشعوان جو اسکے چہرے کے تاثرات سے کچھ اُخذ نہیں کر پایا تھا پوچھ بیٹھا۔

"نہیں تو______ایسی کوئی بات نہیں............!زرناب جلدی سے سر نفی میں ہلا گئی ورنہ تو اسکا دل قہقہے لگانے کو چاہ رہا تھا جو وہ اتنے دنوں سے سوچ رہی تھی اور کرنے کی ہمت نہ پا رہی تھی وہ اتنی آسانی سے ہو گیا۔

"آئی نو یہ موقع نہیں تھا یہ سب کہنے کا میں کسی اچھے موقعے کی تلاش میں چپ تھا اور اپنے دل کی سب سے خاص بات اور سب سے خوبصورت احساس جو صرف تمہارے لئے محسوس کرتا ہوں یہ سب میں اس طرح نہیں بتانا چاہتا تھا مگر حالات ایسے دکھائی دے رہے کہ تمہیں یہ سب بتانا ناگریز ہو گیا تھا___میں تمہیں کھونے کا رسک کسی صورت نہیں لے سکتا اس کے لئے مجھے تمہاری مدد چاہیے___میں جانتا ہوں وہ کچھ زیادتی کر جاتے مگر تم انکے رویعے کو سمجھ نہیں سکی وہ اپنی روایات اور اصولوں کی وجہ سے سختی کر جاتے ورنہ وہ اتنے سخت نہیں!.............

میر نے دیکھا وہ کچھ ناگواری سے رُخ موڑ گئی تو میر نے ایک گہرا سانس ہوا کے سپرد کیا۔

"اوکے تم انکی طرف سے اپنا دل صاف مت کرو پر اتنا احسان کر دو کے اب تم چپ رہو گی_____تمہارا جو بھی کام ہو گا وہ میں کرونگا تم جانتی ہو پہلے بھی میں تمہاری ہر معاملے میں سپورٹ کرتا آیا ہوں چاہے وہ تمہارا میڈیکل کالج میں داخلہ ہو یا کچھ اور اب بھی میں کسی صورت تمہاری ڈاکٹر بننے کی خواہش کی راہ میں کوئی رکاوٹ نہیں آنے دونگا پر اس کے لئے تھوڑا ٹائم اور تمہیں صبر کرنا پڑے گا کیونکہ تم جانتی ہو

وہ چاہے مجھ سے جتنا بھی پیار کرتے ہوں پر انکے مزاج کے خلاف بات کرنے پر وہ میری بات کیا مجھے بھی نظر انداز کر جاتے ہیں!............

"وہ تو سب ٹھیک ہے میں ایسا کروں گی پر میری بھی ایک شرط ہے!!......................

"شرط..........!!وہ کچھ حیران ہوا۔

"ہاں___میں اُنکی ہر کڑوی کسیلی بات برداشت کرونگی اُنکے ہر ناجائز فیصلے پر بھی آواز نہیں اُٹھاونگی پر مجھے پروٹیکشن چاہیے تاکہ میں سکون سے رہ سکوں اور مجھے کسی چیز کا خوف نہ رہے!!............

"میں سمجھا نہیں___کیسا پروٹیکشن چاہتی ہو!!......................

"نکاح کرنا پڑے گا آپکو مجھ سے!!...........

زرناب جتنے سکون سے بولی تھی میر یوشعوان کو اُتنے زور کا ہی جھٹکا لگا تھا اور وہ بے یقینی سے اسے دیکھنے لگا جو کہہ رہی تھی۔

"یہی ہے ایک طریقہ مجھے پروٹیکشن دینے کا کیونکہ میں آپکے بھروسے پر چپ کر کے بیٹھی رہوں اور بعد میں کچھ بھی میرے ہاتھ نہ آئے تو میں کدھر جاؤنگی_____یہی سمجھ لیں میں ایسا سکیورٹی کے لئے کہہ رہی ہوں____مگر یہ بات صرف آپ میں اور مجھ میں رہے گی باقی آپ حالات ٹھیک کرنے کی کوشش کرتے رہئیے گا جب مناسب ٹائم آئے گا سب کو بتا دینگیے______سوچ لیجئے کیونکہ اس ٹائم مجھے اس کے سوا آپ پر یقین کرنا ذرا مشکل ہو جائے گا!!................

وہ اسے کچھ باور کرواتی اندر کی جانب بھڑ گئی تو میر نے کب کا رُکا سانس ہوا کے سُپرد کیا اور مسکرا دیا۔

"اپنے نام کی ہتھکڑی ہی پہنانی ہے نہ تو پہنا دینگئے کیونکہ تمہارا اس حویلی سے رُخصت ہونا مجھے بہت مہنگا پڑے گا ہونے والی مسز!.......

میر بڑبڑایا اور ہنس دیا۔ جبکہ ونڈو کے پاس کھڑی زرناب کے لبوں کو تلخ مسکراہٹ چھو گئی۔

"تم نہیں جانتے میر تم نے خود اپنے لئے اپنی بربادی کا راستہ منتخب کیا ہے جو تمہارے لئے صرف زلت اور رُسوائی کا باعث بنے گا!!......

!!______________________________!!

اور پھر اگلی صُبح کا سورج غروب ہونے سے پہلے اسکی حیثیت اسکا مرتبہ بدل کر اسے مسز یوشوان حیدر خان کے عہدے پر فائز کر گیا تھا۔ وہ جب صُبح سو کر اُٹھی تو مہتاب نے اُسے تیار ہونے کا اور کہیں جانے کا بولا اور خود چلی گئی وہ حیران ہوتی تیار ہو کر جب نیچے آئی تو ان تینوں کو تیار دیکھ کر سوالیہ نظروں سے مہتاب کی طرف دیکھنے لگی جو اسکی آنکھوں میں اُلجھن دیکھ کر بولی۔

"تمہیں تو پتہ ہے سردیاں شروع ہونے والی ہیں اس لئے میر بھائی نے بولا ہے کہ وہ ہم چاروں کو آج شاپنگ پر لے کر جائیں گئے____ چلو اب وہ کب سے گاڑی نکالیں ہمارا ویٹ کر رہے ہیں!!..........

وہ چاروں باہر نکلیں جہاں میر یوشعوان بلیک جینز پر وائٹ شرٹ پہنے آنکھوں پر بلیک گلاسز اور موبائل کان سے لگائے گاڑی کے ساتھ ٹیک لگائے کھڑا کسی سے بات کر رہا تھا۔

"اوکے سعد پھر ملتے ہیں دو گھنٹے بعد____ میرا نہیں خیال اب مجھے دوبارہ کہنے کی ضرورت پڑے گی____ اوکے بائے!...........

وہ اشارے سے انکو بیٹھنے کا کہتا وہ خود بھی موبائل آف کر کے آکر فرنٹ سیٹ پر بیٹھ گیا۔ الینہ اُس کے برابر بیٹھ گئ اور پھر پورا راستہ وہ ان تینوں سے تو کوئی نہ کوئی بات تو کرتا آیا تھا مگر زرناب سے نہ تو مُخاطب ہوا اور نہ اسکی طرف دیکھا تھا۔ زرناب اسکے رویعے پر شش و پنج میں پڑی اُسکے انداز کو سوچتے ہوئے گہری سوچوں میں اتنا ڈوبی کہ سب کو فراموش کر گئی اور چونکی تب جب گاڑی ایک بڑے سے شاپنگ مال کے سامنے آ رُکی اور میر اُن سے مُخاطب ہوا۔

"تم تینوں اندر جاؤ____جو لینا ہے لو اور جو کھانا ہو گا وہ بھی کھا لینا یہ کچھ پیسے اور ایم ٹی کارڈ_____میں اور زرناب کچھ دیر بعد تم لوگوں کو جوائن کرے گئے، مجھے اپنے ایک دوست سے ملنا اور زرناب کو اسکی وائف سے ملوانا ہے______آئی تھنک تم لوگوں کو پریشانی نہیں ہو گی کیونکہ تم لوگ پہلے بھی یہاں آ چکے ہو!........................

"جی بھائی..............!تینوں نے سر اثبات میں ہلایا اور گاڑی سے اُتر گئیں۔ میر یوشعوان نے زرناب کی طرف دیکھا جو کچھ حیرانگی سے اسے ہی دیکھ رہی تھی۔

"تم اب آگے آسکتی ہو____اور زرا جلدی وہ سب ہمارا ویٹ کر رہے ہیں۔__________!

میر کی بات پر وہ چونکی پھر گہرا سانس بھرتی آگے بیٹھ گئی اور اگلے بیس منٹ میں وہ لوگ میر کے دوست سعد کے گھر تھے جہاں سعد کی بیوی سمیت اسکے اور دوست اور نکاح خواں بھی موجود تھا۔ زرناب یہ سب دیکھ کر دو پل کے لئے سُن ہو گئی تھی کہ جو فیصلہ اس نے صرف میر وجاہت خان کو نیچا دکھانے کے لئے لیا تھا اب اس کو حقیقت کا روپ دینے کے لئے کافی ہمت چاہیے تھی اور اپنی پوری ہستی داؤ پر لگانی

تھی کہ ایک ایسے انسان کو اپنا آپ سونپنا جس کے ساتھ آپ بائیس سالوں سے نفرت کا رشتہ نبھا رہے ہوں۔اس کے قدم لڑکھڑائے تھے مگر میر یوشعوان نے اسکا ہاتھ پکڑ کر اسے سہارا دیا اور نرمی سے بولا۔

"میری طرح تمہیں بھی گھر والوں کے بیغیر یہ قدم اُٹھانا مشکل لگ رہا ہے پر جب فیصلہ کر لیا ہے تو اب اسے پورا بھی تو کرنا ہے تا کہ نہ تمہیں کوئی خوف رہے اور نہ مجھے تمہارے بچھڑنے کا ڈر______اور میں تم سے وعدہ کرتا ہوں تم پر کوئی الزام نہیں آنے دونگا سب کچھ اپنے سر لونگا!................

اُسکی آنکھوں میں دیکھتا وہ مظبوط لہجے میں بولتا اُسے نگاہیں چُرانے پر مجبور کر گیا۔

"یہی تو میں چاہتی ہوں میر کہ تمام الزام تم اپنے سر لو.............!وہ دل ہی دل میں بولتی اس کے ساتھ قدم بڑھا گئی۔

!____!

"کیا بات ہے زرناب میں دیکھ رہی پچھلے دو دنوں سے تم بڑی گُم صُم ہو!............

زرناب سوچوں کے تانوں بانوں میں اُلجھی تھی کہ مہتاب کی بات پر گڑبڑا گئی۔

"نہیں تو تمہیں ایسے لگا بس زرا سُستی سی چھائی ہوئی___تم بولو!.............

اپنی طرف سے اُسکا دھیان ہٹانے کو وہ بولی۔

"زری کل وہ لوگ مجھے دیکھنے آرہے اور مجھے بہت گھبراہٹ ہو رہی اُوپر سے احمد بار بار مجھ سے یونی نہ آنے کی وجہ پوچھ رہے اور یہ بھی کہ وہ کب اپنے گھر والوں کو حویلی لائیں رشتے کے لئے!............

"آپ گھبرائے مت اور کل ایک عام روٹین کی طرح اُن لوگوں سے ملیں اور پرسوں سے یونی جانے کی تیاری رکھیں!..............

"پرسوں سے یونی پر کیسے ؟ آغاجان نے اُس دن کیا کہا تھا کہ اب ہم!.............

"کوئی سوال جواب نہیں بس آپ یونی جانے کی تیاری رکھیں اور میں ابھی آئی!...........

وہ گھڑی کی طرف دیکھتے ہوئے اُٹھی جہاں سُوئی آٹھ اور نو کے ہندسوں کے درمیان تھی۔اب اُسکا مقصد میریوشعوان سے مل کر اُسے آغاجان کے سامنے کھڑا کرنا تھا اور اُسے خُود پہ پورا یقین تھا کہ وہ ایسا کر سکتی ہے ان ہی سوچوں میں اُلجھی وہ آگے سے آتے میرسے بُری طرح ٹکرائی تھی کہ اگر وہ اسے تھام نہ لیتا تو اس نے زمین بوس ہو جانا تھا۔

"اوہ صوری میں دیکھ نہیں پائی.........!وہ اسکی گرفت سے نکلی۔

"اِٹس اوکے___ تم دو دنوں سے کہاں چُھپی ہوئی تھی نظر ہی نہیں آئی!.................

"یہاں ہی تھی.............!وہ مدھم لہجے میں بولی۔

"کیا بات ہے تم کچھ اپ سیٹ لگ رہی ہو!.........

"میں دو دنوں سے سوچ سوچ کے پاگل ہو گئی ہوں کہ جو میں نے کیا___ کیا وہ سہی فیصلہ تھا اور جب سب کو پتہ لگے گا خاص طور پر آغاجان کو وہ کبھی معاف نہیں کریں گے اور ہو سکتا ہے آپکو اُنکی سختی اور اس حویلی سے دُوری برداشت کرنی پڑے میں نے آپ کے لئے مُشکلیں کھڑی کر دیں ہیں اور یہ بات مجھے شرمندہ...............!اتنی شاندار ایکٹنگ پر اس نے خود کو سراہا۔

"تم پاگل ہو ایسا سوچا بھی کیسے کہ مجھے تمہاری وجہ سے کوئی مُشکل آسکتی ہے، دیکھو میں نہیں جانتا کہ بعد میں اس فیصلے کے اثرات کیا ہونگے اور مجھے کیا کچھ برداشت کرنا پڑے گا پر میں اتنا جانتا ہوں کہ ان حالات کو مدِ نظر رکھتے ہوئے ہمارا یہ فیصلہ بلکل دُرست تھا کیونکہ دو دنوں سے میں بہت پُرسکون نیند لے

رہاہوں ورنہ تو مجھے دھڑکا ہی لگا رہتا تھا کہ آغا جان کوئی ایسا فیصلہ نہ کر دے جو تمہیں مجھ سے دُور لے جائے پر اب ایسا کوئی ڈر اور خوف نہیں ہے!...........

"میر یو شعوان یہ تو تُجھے آنے والا وقت بتائے گا کہ یہ فیصلہ کیسے تمہاری نیندیں حرام کرتا ہے!............

وہ دل ہی دل میں سوچتی بظاہر مسکرا دی۔

"ویسے مجھے ابھی تک یقین نہیں آرہا کہ تم نے خُود مجھے نکاح کا بولا__کیونکہ اگر پچھلے کُچھ سالوں سے دیکھا جائے تو تمہارا رویہ کُچھ اچھا نہیں رہا میرے ساتھ.......!میر کی بات پر وہ تھوڑا سا گھبرائی تھی مگر میر جو مُسکراتے ہوئے اسکا ہاتھ پکڑ چُکا تھا اسکی گھبراہٹ کو شرم و حیا سمجھا تھا۔

"نہیں بس وہ میں آغا جان کا غصہ آپ پر نکالتی تھی ورنہ تو میں آپکی بہت عزت کرتی ہوں!................

"اب تو تمہیں عزت کے ساتھ مُحبت بھی کرنی چاہیئے.......میر کے مسکراتے لہجے پر وہ جلدی سے بات بدل گئی۔

"وہ مجھے آپ سے کُچھ بات کرنی تھی!......

"ہاں کرو.........!وہ پوری طرح متوجہ ہوا۔

"آپ نے کہا تھا کہ میں آغا جان سے بحث نہیں کرونگی اور آپ خُود ہی ان سے یونی جانے کی پرمیشن لے کر دے گئے!.......

اسکی بات پر میر دوپل کو پُرسوچ انداز میں اسکی طرف دیکھنے لگا جو اُمید بھری نظروں سے دیکھ رہی تھی۔

"جب کزن تھی تب تمہیں پوری سپورٹ کی ہے اور اب تو بیوی ہو اور پہلی فرمائش کی ہے تو انکار کیسے ہو سکتا ہے__ تمہاری ہر بات سر آنکھوں پر__ ایک دو دفعہ پہلے بات کی آغا جان سے پر وہ نظر انداز کر گئے__ ابھی جا کر کرتا ہوں پھر اور تم صُبح جانے کے لئے تیار رہنا!................

وہ پُر یقین لہجے میں بولا تو وہ کُھل کر مسکرا دی۔

"شُکریہ!........

"بس شکریہ سے کام نہیں چلے گا محترمہ__ کچھ اور بھی دینا پڑے گا!.........

اسکے معنی خیز جملے پر نہ سمجھی سے اُسے دیکھنے لگی مگر جب اسکی شرارتی آنکھوں کے اشارے سمجھے تو وہ اپنا ہاتھ چھڑواتی بھاگ گئی اور میر قہقہ لگا گیا۔

"یاد رکھنا تم__ سزا ملے گی اس دغابازی کی.....! میر دھمکانے لگا تو وہ پلٹ کر اس کے منہ کے تاثرات دیکھ کر ہنس دی اور وہ مسکراتا آگے بڑھ گیا اگر وہ پلٹ کر دیکھ لیتا تو چونک جاتا جو نفرت بھری نظروں سے اسکی پُشت کو دیکھتے ہوئے آئندہ کے بارے میں سوچ رہی تھی۔

!________________________________!

اور پھر یوشعوان نے آغا جان کو راضی کر لیا تھا وہ بھی اس صُورت وہ رضامند ہوئے تھے کہ صرف دو ماہ تک پھر شادی کے بعد اپنے اپنے سُسرال جا کر باقی کی تعلیم پُوری کرے گئیں۔ مہتاب کو دیکھنے والے اُسے پسند کر گئے تھے اور پھر حویلی والے بھی جا کر لڑکا دیکھ آئے تھے اور آغا میر وجاہت خان ہاں بھی کر آئے تھے۔ دونوں طرف سے ہاں ہونے کے بعد منگنی اور شادی زرناب کا رشتہ ڈھونڈنے کے بعد کرنے کا طے پایا تھا تاکہ دونوں بہنوں کی ایک ساتھ شادی ہو سکے۔ مہتاب جوں جوں شادی کی تیاریوں اور

زرناب کے رشتے کے لئے کاروائیاں دیکھ رہی تھی اُس کی پریشانی بھڑتی جارہی تھی مگر اُس کے برعکس زرناب پُرسکون تھی اور اسکی خاموشی یوشعوان کے علاوہ کسی کو ہظم نہیں ہورہی تھی کہ وہ تو چھوٹی سے چھوٹی بات پر میر وجاہت خان کے آگے کھڑی ہوجاتی تھی اور اپنی زندگی کے فیصلے پر چپ کیسے؟

میر جو دو دنوں سے شہر میں تھا آج وہ گاوں جاتے ہوئے آئندہ کے بارے میں سوچ رہا تھا کہ زرناب کے رشتے کی تلاش اس کے کانوں میں بھی پڑچکی تھی اور وہ جلد ہی اس راز سے پردہ اُٹھانا چاہتا تھا مگر زرناب ابھی ایسا نہیں چاہتی تھی اور کیوں نہیں چاہتی تھی یہ بھی اُسے سمجھ نہیں لگ رہی تھی۔ میر نے گھڑی کی طرف دیکھا جہاں سوئی بارہ کے ہندسے کو کراس کر گئی تھی۔ وہ ایک میٹنگ کے سلسلے میں شہر گیا تھا اور آج ڈنر کرتے ہی وہ گاوں کے لئے نکل پڑا تھا حالانکہ حیدر خان نے اسے روکا بھی تھا مگر وہ نرمی سے انکو ٹال کر آگیا تھا اور آنے کی وجہ وہ دُشمن جان تھی جسے دیکھنے کی خواہش میں بھاگا آیا تھا۔ میر اپنے دل کی اس بے قراری پر حیران ہوا تھا کہ دل پہلے تو اتنا ملنے کے لئے نہیں مچلتا تھا جتنا اب شاید اب ملکیت کا احساس تھا جو اسے چین نہیں لینے دے رہا تھا اور وہ دل کے ہاتھوں بہت مجبور ہوگیا تھا حالانکہ وہ جانتا تھا کہ اسکے جذبات یک طرفہ ہیں مگر اُسے خُود پے پورا یقین تھا کہ ایک دن وہ اسے بھی محبت کرنے پر مجبور کردے گا۔

"اب تک تو وہ سوچکی ہوگئی! ....

وہ بڑبڑایا اور کوٹ کو ایک بازو پر ٹکا کر وہ ٹائی کی نٹ کھولتا ہوا اندر کی جانب بڑھا اور اُسے اگلے قدم ہی ٹھٹھک کر رُکنا پڑا اور رُکنے کی وجہ زرناب خان نہیں بلکہ اسکا حلیہ تھا وہ اس وقت پنک شارٹ نائٹی میں ملبوس تھی اسکی وائٹ نرم ونازک پنڈلیاں نظر آرہی تھی اور نائٹی کے بازو سلیولیس ہونے کی وجہ سے

اسکے گورے بازو بھی اور ایک چھوٹا سا سکارف گلے میں ڈالے وہ کچن سے نکل رہی تھی اور دوسری طرف آغا جان جو کہ میر یوشعوان کی گاڑی کا ہارن سُن کر اس سے ملنے کے لئے نیچے آرہے تھے وہ لاونج کی سیڑھیاں اُتر رہے تھے میر جلدی سے دو جُست میں ہی زرناب کے پاس پہنچا اور اسکا ہاتھ پکڑ کر اُسے کچن میں لے آیا زرناب جو اس اچانک افتاد پر بھونچکی رہ گئی تھی ہوش میں آتے ہی چلانے لگی کہ میر نے اُس کے لبوں پر اپنا ہاتھ رکھ دیا تھا۔

"خاموش__آواز مت نکالنا!.........

"کیوں__کیا ہوا ہے اور خبردار آپ نے میرے ساتھ کُچھ بھی بُرا کیا__میں سیدھی آپکی اماں کے پاس چلی جاؤں گی!.............

وہ اسکا ہاتھ پیچھے کرتے ہوئے تیز مگر آہستہ آواز میں بولی تو وہ گھور کر بولا۔

"تم اس وقت اور وہ بھی اس حلیے میں!......

"آپکو کیا_آپ!............

"فضل دین__میر آیا ہے نہ__کہاں ہے وہ نظر نہیں آرہا!...................

زرناب کی بولتی اسکے کانوں میں پڑنے والی میر وجاہت خان کی آواز نے بند کروادی تھی وہ دو پل کے لئے گُم صُم ہوگئی تھی کہ اُسے بھی میر یوشعوان کی پھرتی کا سبب معلوم ہوگیا تھا۔

"جی بڑے خان میر بابا آئے ہیں_اپنے کمرے میں فریش ہونے گئے ہیں!.........

"اچھا ٹھیک ہے تم جاؤ__فریش ہو کر وہ ملنے آئے گا میں یہی انتظار کرلیتا ہوں!.............

"اوہ شٹ......! آغا جان کی بات پر میر جھنجھلا کر رہ گیا اور خشمگیں نگاہوں سے اُسے دیکھا جو پتہ نہیں واقع نادم تھی کہ نادم ہونے کی اداکاری کر رہی تھی۔

"اگر آغا جان تمہیں اس حُلیے میں دیکھ لیتے نہ تو تمہیں وہ بد تمیز ہونے کے ساتھ ساتھ بے شرم ہونے کا بھی سرٹیفکیٹ دے دیتے_ تم اتنا تو جانتی ہو کہ آغا جان تو اماں لوگوں کا سر پر ڈوپٹہ نہ ہو تو جلال میں آجاتے ہیں_ تمہارے اس لباس کو دیکھ کر وہ آپے سے باہر نہ ہوتے_ ضرورت کیا تھی تمہیں اس حالت میں میں باہر نکلنے کی_ نوکر چاکر ساری رات جاگتے ہیں انکا سوچ لیتی!..............

"سوری_ مجھے خیال نہیں رہا دراصل مجھے بھوک لگ رہی تھی تو میں بنا سوچے ہی باہر نکل آئی کہ باہر اس وقت کوئی جاگ بھی سکتا ہے!..........

وہ سر جھکائے شرمندگی سے بولتی اسکا غصہ ختم کر گئی تھی۔

"آئندہ احتیاط کرنا ویسے مُجھے نہیں پتہ تھا کہ محترمہ شبِ خوابی کا اتنا شاہانہ لباس رکھتی ہیں..........! اب کہ وہ گہری نگاہوں سے دیکھتا اُسے خُود میں سمٹنے پر مجبور کر گیا۔

"مانا کہ آپکو میرے سامنے اس طرح رہنے کا حق ہے پر جب تک رُخصتی نہیں ہو جاتی پلیز احتیاط لازم ہے بندہ آدم زاد ہے اس طرح کے حسین نظاروں سے اپنی نگاہ نہیں چُرا سکتا_ پھر بہکنے کا الزام ہم پر نہ ڈالیے گا.......! میر کا گھمبیر لہجہ اسے خائف کر گیا وہ پیچھے ہٹی اور دیوار کے ساتھ جا لگی میر پُر شوق نگاہوں سے اُس کے سُرخ پڑتے چہرے کی طرف دیکھتا اُسکے اور نزدیک آیا کہ زرناب کو اپنی جان مُشکل میں لگی۔

"تم بہت خوبصورت ہو اور خوبصورتی کا ٹیکس تو بنتا ہے دوسرا اُس دن تم کچھ دیئے بغیر ہی بھاگ گئی حالانکہ آغا جان کو منانا کوئی آسان کام تو نہیں تھا!................

"میر آپ__میں تائی جان کو آواز دینے لگی ہوں!......

اسکی دھمکی پر وہ محفوظ ہوتا مسکرا دیا۔

"ہاں ضرور آواز دو تا کہ اماں جان سے پہلے آغا جان کی انٹری ہو جائے!...........

اسکی بات وہ بے بسی سے مزاحمت کرنے لگی مگر اس چکر میں وہ اور اسے قریب آگئی تھی میر نے ایک ہاتھ اسکی قمر میں ڈال کر اسے اپنے اتنے قریب کیا کہ وہ اسکی گرم سانسیں اپنے چہرے پر محسوس کرنے لگی میر بہت نرمی سے اسکے روشن پیشانی پر اپنے پیار کا پہلا بوسہ دے گیا تو وہ اس لمس پر کِھل سی گئی۔ اور چاہ کر بھی اس سے دُور نہ ہو سکی جواب اسکی آنکھوں کو چُوم رہا تھا اور اس سے پہلے کے وہ اس سے بھی آگے بڑھتا باہر سے آغا جان کی آواز آئی جو فضل دین کو اسکے روم میں بھیج رہے تھے۔

"میں آغا جان کو لے کر ان کے روم میں جاتا ہوں تم پھر کچن سے نکلنا_گُڈ نائٹ!............

وہ اس پے ایک گہری نظر ڈالتا چلا گیا تو زرناب بھی اپنی نا معلوم سی کیفیت سے نکلی۔

"کمینہ_ہمت کیسے ہوئی اسکی مُجھے چُھونے کی غلطی ساری میری جو اس کے آگے کمزور پڑ گئی_آئندہ سے تو اسے منہ بھی نہیں لگانا میں تو اسے معصوم سمجھتی تھی لفنگا نہ ہو تو!.........

وہ اپنی اصل حالت میں واپس آچکی تھی اور کچھ دیر پہلے کی اپنی کیفیت کو زائل کرنے کے لئے اسے دل ہی دل میں گالیوں اور کوسنوں سے نوازنے لگی۔

!______________________________!

"بھائی پلیز مان جائیں نہ!.............

آج اتوار ہونے کی وجہ سے سب لیٹ اُٹھے تھے اس لیے زرناب بھی دس بجے اُٹھ کر ناشتہ کرنے کچن میں آئی جہاں میر وجاہت خان کے علاوہ سب ہی ناشتے میں مصروف تھے۔

"آجاؤ زری، الینہ کو بُلانے بھیجا تھا مگر تم سوئی ہوئی تھی!..................

وہ جو دروازے پر ہی رُک کر الینہ کی دُہائی سُننے لگی تھی کہ ممتاز بیگم کی اس پر نظر پڑی تو بولیں۔اُن کے بولنے پر میر یوشعوان نے چہرہ موڑ کر اُسے دیکھا جو کہ بیلو سُوٹ میں بالوں کو جوڑے میں قید کئے سادگی میں بھی اسکے دل کے تار ہلا گئی تھی۔

"الینہ میں تو ایک تیری اس عادت سے بہت تنگ ہوں ایک بات کے پیچھے پڑ نہ جاؤ تم!.......

سعدیہ بیگم کے لتاڑنے پر الینہ منہ بسورنے لگی اور اناب بھی منہ لٹکا کر بیٹھ گئی۔میر یوشعوان کا دل پگھل گیا ان دونوں میں تو اسکی جان تھی۔

"اوکے میں آغا جان سے بات کر لونگا مگر اُس سے پہلے میں تم لوگوں کے سکول کی سیکورٹی چیک کرونگا، ورنہ اسلام آباد کا ٹرپ بھول جانا_ویسے میرے خیال میں ہمیں فیملی ٹور کے بارے سوچنا چاہئیے کافی سال ہو گئے کہیں گئے نہیں!......................

اُسکی نظر زرناب پر ٹک گئی جو مکمل توجہ اپنے ناشتے کو دے رہی تھی۔

"پر فرینڈز کیساتھ بھی تو اپنا مزہ نہ بھائی.....!اناب نے منہ بسورا۔

"اوکے مائے لٹل پرنسز.......!میر کی بات پر دونوں خوش ہوتی اس کے گلے میں باہنہیں ڈالتی شکریہ ادا کرتی بھاگ گئیں۔سعدیہ بیگم نے تاسف سے سر ہلایا۔

"دیکھو ناشتہ بھی چھوڑ گئیں دونوں اب یقیناً اپنی دوستوں کو بتانے گئیں ہیں ویسے تمہارے بابا سے بات ہوئی وہ بھی انکی ہی سائیڈ لے رہے تھے اتنا سر پہ چڑھا لیا انکو، حالات بھی اُوپر سے اتنے خراب!...............

"ڈانٹ وری اماں جان مکمل سکیورٹی ہو گی......!میر نے اُنکو ریلیکس کیا تو وہ سر ہلاتی مہتاب کی طرف متوجہ ہوئیں۔

"ماہی بیٹا ناشتہ کر لیا ہے تو اُٹھو، ممتاز یہ چائے آغا جان کو دے کر اُنکو اطلاع کر دیجئے گا کہ ہم شاپنگ کرنے ڈرائیور کے ساتھ شہر جا رہے ہیں!.................

"زری تم بھی چلو!................

مہتاب نے زرناب سے کہا تو میر جو اماں کی بات سُن کر ریلکیس ہوا تھا مہتاب کی بات پر صبر کے گھونٹ بڑھ کر رہ گیا۔

"ہاں آجاؤ زری........!سعدیہ بیگم نے بھی کہا مگر وہ سر نفی میں ہلا کر انکار کر گئی۔

"نہیں میرا مُوڈ نہیں جانے کا, آپ لوگ جاؤ میں لنچ بنا لو نگی!..............

زری کی بات پر میر کے لبوں کو مُسکراہٹ چھو گئی جسے چھپانے کو وہ کپ منہ سے لگا گیا۔

وہ تینوں کچن سے نکل گئیں تو میر نے بھرپور نظروں سے زرناب کا جائزہ لیا جو اس کے دیکھنے بلکہ مسلسل دیکھنے سے خائف ہو گئی۔

"کیا ہے، ایسے کیوں دیکھ رہے ہیں!..............

آخر کار وہ جنھجھلا کر بولتی اسے مسکرانے پر مجبور کر گئی۔

"اگر تم مجھے اگنور کروگی اک نظر بھی نہیں ڈالوگی تو میں تو دیکھو نگا نہ!.........

"کب اگنور کیا میں آپکو..............؟

"کب نہیں کیا؟...............!وہ اُٹھ کر اس کے قریب والی چیئر پر بیٹھ گیا تو زرناب بے اختیار پیچھے کو ہوئی۔

"دس از ناٹ فیئر مسز..........!اسکی آنکھوں سے یہ حرکت مخفی نہ رہی۔

"کوئی بھی دیکھ سکتا ہے...........!نظریں چُراتے ہوئے توجیہہ پیش کی گئی۔

"دیکھنے والوں نے کیا کیا نہیں دیکھا ہو گا.........!وہ شرارت سے کہتا اس کے ہاتھ سے چائے کا کپ پکڑ کر اپنے لبوں سے لگا گیا وہ حیرت کے شدید جھٹکے میں اُسے دیکھنے لگی جو آنکھ دباتا مسکرا کر بولا۔

"سُنا ہے ایسا کرنے سے محبت بڑھتی ہے تو میں سوچا کیوں نہ ٹرائی کیا جائے!..........

اُسکی بات پر وہ دل ہی دل میں اُسکی بیوقوفی پر ہنس دی۔

"محبت ہو گئی تو بڑھے گی نہ میر_ہاں نفرت ضرور بڑھتی رہے گی!.....................

"کیا سوچنے لگی...........!وہ اسکی خاموشی پر بولا۔اس سے پہلے کہ جواب دیتی صُغراں آکر بولی۔

"چھوٹے میر آپکو بڑے میر بُلا رہے ہیں_ڈیرے پہ جانا!...............

"اوکے جاؤ تم_میں آتا ہوں.........!میر کے کہنے پر وہ سر ہلا کر چلی گئی تو میر بھی اُٹھ کھڑا ہوا۔

"آج کا دن تمہارے ساتھ گُزرانے کا ارادہ تھا پر ہائے ظالم سماج_پر میں پھر بھی آنے کی کوشش کرونگا آج لنچ میں میرا فیورٹ کُچھ بنانا!........................

وہ اسکی جانب جُھکتے ہوئے اس کے رُخسار چُوم گیا اور وہ جو اسکی حرکت پر ساکت تھی جب اپنے ہوش میں آئی تب تک وہ کچن سے چلا گیا تھا۔

"لفنگا کہیں کا اپنی اوقات دکھا گیا_ دل تو کرتا لنچ میں زہر پیش کروں اس کمینے کو......!وہ حسب معمول لعن تعن میں مصروف ہوچکی تھی۔

!_______________________________________!

وہ لنچ کرنے کے بہانے آغا امیر وجاہت سے اجازت لے کر وہ حویلی آیا تو سیدھا کچن میں گیا مگر وہاں صُغراں کو مصروف دیکھ کر وہ زرناب کی تلاش میں اوپر آیا جہاں اُسے لاؤنج میں ہی مل گئی اُن دونوں پر برستی جو منہ لٹکا کر کھڑیں تھیں۔

"جب دیکھو ٹی وی اور گیمز_ ان کے علاوہ اور کوئی کام نہیں تم دونوں کو، اگر مُجھے غُصہ دلاؤ گی تو تم لوگوں کا ٹرپ کینسل کروا دونگی!................................

"اب ہم نے کیا کر دیا_ آپ تو ہماری دُشمن بن گئی ہیں_ ہمیں میر بھائی نے اجازت دی ہے ٹرپ پہ جانے کی..................انا بب ممنائی

"اگر میں اجازت نہیں دُونگی تو تم لوگوں کا میر بھائی بھی بول نہیں سکے گا..........!زرناب کے لہجے میں غرور بول رہا تھا اور یہ کیسا غرور تھا میر سمجھ کر کُھل کر مُسکرا دیا۔

"اب بس بھی کرو_ کیا جان لو گی بچیوں کی_ جاؤ آپ اپنے روم میں جا کر سٹڈی کرو ایک ماہ بعد ایگزائمز ہیں اور مُجھے آپ دونوں کا شاندار رزلٹ چاہیئے!................

میر کی بات پر جہاں زرناب نے چونک کر دیکھا وہاں اُن دونوں نے بھی تشکر کا سانس لیا کیونکہ شُروع سے زرناب اپنا سارا غُصہ ان دونوں پر نکالتی تھی اس لئے دونوں کی اس سے جان جاتی تھی اور دونوں کی فیورٹ آپی مہتاب تھی جو ہمیشہ انکی سائیڈ لیتی تھی۔

"محترمہ مانا کہ آپ اب بہن کے ساتھ ساتھ بھرجائی بھی بن گئی ہیں اور اپنے شوہر کو اپنی ہر بات منوانے کے لئے مجبور کرسکتی ہیں مگر پلیز وہ دونوں میری جان ہیں میں اُن کے اُداس چہرے نہیں دیکھ سکتا................!میر اُس کے قریب آکر نرمی سے بولا۔

"اور میں کیا ہوں............!وہ شاید نہیں یقیناً غصے میں غلط بول گئی تھی اور جب سمجھ میں اپنی بات آئی تو شرمندگی سے سر بھی نہ اُٹھا سکی۔ میر اسکی بات ہر محفوظ ہوتا دلکشی سے مُسکرادیا۔

"آپ تو میری زندگی میرے جینے کی وجہ میری جان میرا سب کُچھ ہو!.............

"میرا یہ مطلب نہیں تھا...........! نظریں چُرائیں گئیں۔

"جو بھی تھا مجھے تو اچھا لگا.........!میر نزدیک آیا تو وہ دُور ہٹی۔

"لنچ بنانا ہے...........!وجہ بتائی گئی.

"میرے لئے کیا بنایا!.............

"مجھے پتہ ہی نہیں تھا کہ آپکو کیا پسند!..........

"کیا تُمہیں نہیں پتہ؟ساری حویلی جانتی میری پسند،ویسے کیا بنا رہی ہو لنچ میں......؟

بریانی اور کباب..........!میر اُسکی بات پر ہنس دیا۔

"ابھی تمہیں میری پسند کا پتہ نہیں اور یہ بنا دیا جب پتہ لگے گا تب کیا کرو گی مائے پریٹی مسز!...............

"مطلب............!وہ اسکا پرجوش ہونا سمجھی نہ تو آنکھوں میں سوال لئے اسکی طرف دیکھا میر نے اس کا ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لیا اور بولا۔

"مُجھے بھی یہی پسند_ اگر تمہیں یاد ہو تو میں لنچ کباب کے بغیر تو کرتا نہیں!...........

اُسکی بات پر اُسکے دماغ میں بھی جھماکا ہوا کہ سعدیہ بیگم ہمیشہ کباب بنا کر فریج میں رکھتی تھیں اور سب کو پتہ تھا کہ میر کو کباب اور بریانی بہت پسند اور وہ انجانے میں اُسکی پسند کو ہی اہمیت دے چکی تھی۔

"صاف چُھپتے بھی نہیں نظر آنا بھی نہیں چاہتے...........!وہ محفوظ ہوا

"اُف مجھے بھی یہی کُچھ بنانا تھا لنچ میں اب نخرے کرے گا چلو کوئی نہیں جہاں اتنا کیا وہاں یہ بھی سہی بے چارہ خُوش ہو جائے.....!وہ دل ہی دل میں خُود کو مطمئن کرنے لگی۔

"یار اس میں شرمانے والی کونسی بات میں تمہارا شوہر ہوں تُم میرے لئے کُچھ بھی کر سکتی ہو اور یقین مانو مُجھے اچھا لگا اتنا کے دل کر رہا تُجھے انعام دوں آج پہلی دفعہ اپنے ہاتھوں سے میرے لئے لنچ بنایا مانگو کیا مانگنا ہے میں اُسی ٹائم دونگا!................

"نہیں مُجھے کُچھ نہیں چاہیئے!...........

"حق ہا بیوی کاش تم رُخصتی مانگ لیتی...........!اسکی آنکھوں اور لہجے میں معنی خیز شرارت تھی۔زرناب لال سُرخ ہوتی آگے بڑھی پر میر نے اُسکو کلائی سے پکڑ کر اپنی طرف کھینچا تھا جس سے وہ اسکے سینے سے آ لگی۔

"شرم کریں..........!وہ اُسکی گرفت سے نکلتی اسے پرے دھکیلتی بھاگ گئی تو میر سر ہر ہاتھ پھیر کر مُسکرا دیا۔

!________________________________!

اور پھر زرناب کو موقع مل گیا تھا یوشعوان کو سب کی نظروں سے گرانے اور میر وجاہت سے بدلہ لینے کا۔میر یوشعوان کسی بزنس میٹنگ کے سلسلے میں پانچ دن کے لئے نیو یارک چلا گیا تھا اور زرناب کسی موقعے کی تلاش میں تھی جو بالا آخر اُسے مل گیا۔سب ناشتہ کررہے تھے کہ میر وجاہت بولے۔

"احمد لغاری کا فُون آیا تھا مُجھے وہ اپنے بیٹے کی شادی جلدی کرنا چاہتے ہیں اس لئے میں نے اور حیدر نے مشورہ کیا کہ اُنکو تاریخ دے دی جائے وہ جمعہ کو آئے گئے_اس کے فرض سے سبکدوش ہو جاتے ہیں دُوسری کا پھر سوچیں گئے!...............

اُنکی بات پر مہتاب دوپل کے لئے ساکت رہ گئی جبکہ باقیوں کے لئے بھی چونکا دینے والی خبر تھے خاص طور پر زرناب کے لئے۔

"جی آغا جان جیسے آپ چاہیں!.................

"کیوں جیسا آغا جان چاہیں ویسا ہی ہو ضروری تو نہیں یہ!........................

زرناب کو ماں کی بات سے اختلاف ہوا۔

"بکواس بند کرو اُٹھو یہاں سے.......!میر وجاہت کے چہرے پر ناگواری دیکھ کر ممتاز بیگم نے ڈپٹ کر کہا مگر وہ اگنور کر کے میر وجاہت خان سے مخاطب ہوئی۔

"مجھے آپ کا یہ فیصلہ نہ منظور ہے کیونکہ مہتاب وہاں خوش نہیں رہے گی وہ کسی اور کو چاہتی ہے اور!..................

"خاموش بے ادب لڑکی_ سعدیہ اسے کہو میری نظروں سے دور ہو جائے ورنہ ہم اُسکی اس بد تمیزی کو برداشت نہیں کر سکیں گئے............!بلاشبہ اس نے اُن کے جلال کو آواز دے دی تھی۔ بار اتنی آسان نہ تھی جتنی آسانی سے وہ کر گئی تھی بلا کسی خوف و خطر کے۔

"زری جاؤ اپنے کمرے میں............!سعدیہ بیگم نے اُٹھتے ہوئے اسے گھورا تھا اور ساتھ مہتاب کو اسے کمرے میں لے کر جانے کا اشارہ کیا مگر وہ مہتاب کا ہاتھ بُری طرح جھٹک کر میر وجاہت کے غصے بھرے چہرے کی طرف دیکھ کر بولی۔

"آپ کب تک ہم سب کی زندگیوں کے فیصلے کرتے رہے گئے_ مہتاب کو وہاں شادی نہیں کرنی تو بس نہیں کرنی!.................

"چٹاخ.....!ممتاز بیگم کے زوردار تھپڑ نے اُسے خاموش کروادیا تھا وہ بے یقینی سے ماں کی طرف دیکھنے لگی جنھوں نے پہلی دفعہ اس پر ہاتھ اُٹھایا تھا اگر سعدی بیگم انکو بروقت روک نہ لیتے تو ایک اور تھپڑ پر سکتا تھا۔

"کاش یہ تھپڑ میں نے تُجھے تب مارا ہوتا جب تم نے پہلی دفعہ بغاوت کی تھی ان کے فیصلوں پر معاف کر دیں آغا جان میں ایک کمتر عورت آپکے اعلیٰ خاندان کے مطابق انکی پرورش نہیں کر سکی............!وہ روتے ہوئے انکے قدموں میں بیٹھ گئیں زرناب کو تو گویا آگ لگ گئی۔

"اپنی مرضی کی زندگی جینا اگر بغاوت ہے تو پھر میں باغی ہوں!..............

"اور تمہاری بغاوت کا علاج ہے میرے پاس_ میں کسی صُورت اپنے خاندان کی عزت پر داغ نہیں لگنے دونگا_ تمہارا باغی من اس سے پہلے کے ہمارے لئے شرمندگی کا باعث بنے ہمیں تمہیں لگام ڈالنی ہو گی_ فضل دین!.............

میر وجاہت اپنی کُرسی سے اُٹھتے ایک نفرت بھری نگاہ اس پر ڈالی. فضل دین انکی آواز پر بھاگا آیا.

"احمد لغاری کو فُون ملاؤ...............!فضل دین نے فورًا اُنکے حُکم کی تعمیل کی۔ سعدیہ اور ممتاز بیگم نے پریشانی سے انکی طرف دیکھا جو کہہ رہے تھے۔

"اگر تُم میرے ساتھ رشتہ قائم رکھنا چاہتے ہو تو ابھی اپنے بیٹے کو لے کر آجاؤ میں آج ہی نکاح کرنا چاہتا ہوں اور پہلے میری بڑی پوتی کے لئے کہا تھا مگر اب میں چھوٹی لڑکی تُجھے دے رہا ہوں تم آجاؤ میں قاضی کا بندوبست کرتا ہوں، خدا حافظ !...........

انکی بات پر زرناب کے علاوہ باقی سب چونک کر ایک دوسرے کو دیکھنے لگے تھے اور پھر اُنکی طرف دیکھا جو کہہ رہے تھے۔

"حیدر کو فُون کر کے بُلالو_ اور خبردار اگر کسی نے یوشعوان کو اس بارے کُچھ بھی بتایا اُسے پریشان کرنے کی کوئی ضرورت نہیں...........!وہ سعدیہ بیگم کو تلقین کرتے اپنے کمرے میں چلے گئے۔ سعدیہ بیگم نے زرناب کو دم سادھے کھڑے دیکھ کر گھورا۔

"یہ سب تمہاری زبان درازی کا انجام ہے!........

"رہنے دیں بھابھی_ شکر کریں وہ اسکی اتنی بدتمیزی کے باوجود اسے کنویں میں نہیں پھینک رہے ورنہ تو یہ اُس گھر میں جانے کے لائق بھی نہیں!.............

ممتاز بیگم اسکو خشمگیں نگاہوں سے دیکھتیں چلی گئیں تو سعدیہ بیگم بھی حیدر خان کو فُون کرنے کے خیال سے اندر کی جانب چل دیں تو مہتاب اسکے پاس آئی۔

"زری اب کیا ہو گا تم نے مُجھے بچانے کے لئے اپنا آپ داؤ پر لگا دیا_ میر بھائی کو کال!..........

"ہر گز نہیں_ اور ڈونٹ وری ایسا کُچھ نہیں ہو گا.........!وہ اُسے سختی سے منع کرتی اپنے کمرے میں آ گئی.

"شُکریہ میر وجاہت خان آپ نے میرا کام نہ صرف آسان کر دیا بلکہ اپنی بے عزتی کا خُود ہی ساماں کر لیا!................

وہ تلخی سے مُسکرائی.

!______________________________!

کیا ہوا آغا جان مانے............!سعدیہ بیگم نے حیدر خان سے پوچھا اور اُن کے نفی میں سر ہلانے پر چپ کر گئیں۔

"تمھیں تو پتہ وہ اپنی بات کے کتنے ضدی ایک دفعہ جو کہہ دیا بس اُس پر ہر صُورت عمل درآمد کروانا_ یوشعوان بھی نہیں یہاں ورنہ وہ ان سے کُچھ بھی منوا سکتا تھا!............

"بھائی صاحب آپ لوگ کس چیز کی فکر کر رہے ہم سب نے گھر اور لڑکا دیکھا سب کُچھ اُس نافرمان کی اوقات سے بڑھ کر ہے.........!ممتاز بیگم تلخی سے گویا ہوئیں۔

"ایسا نہ کہیے بھابھی وہ ذرا جذباتی ہے اپنے باپ کی طرح اور کُچھ نہیں_ اور میں چاہتا ہوں کہ اُس کی دل آزاری نہ ہو اس لئے ابھی صرف نکاح کر دیتے ہیں رُخصتی کُچھ دن بعد_ آپ لوگ کھانے کا انتظام کر لیجئے گا چار لوگ ہیں وہ اور اب تک تو آنے والے ہونگے!...........

حیدر خان کی بات پر وہ سر اثبات میں ہلا گئیں۔ اور پھر جب نکاح خواں کو لے کر حیدر خان، احمد لغاری اور میر وجاہت خان اسکے روم میں آئے جہاں پہلے ممتاز بیگم، سعدیہ بیگم، مہتاب، اناب، الینہ اور لڑکے کی ماں بیٹھیں تھیں۔

"جی شُروع کیجئے مولانا صاحب!...........

"ایک منٹ_ پہلے یہ تو بتا دیں نکاح پر نکاح ہو سکتا ہے کیا!...........

زرناب کی بات پر سب ٹھٹھک کر اُسکی جانب دیکھنے لگے جو کہ اُٹھی تھی اور کُچھ پیپرز آ کر حیدر خان کو پکڑا دیے تھے۔

"میرا نکاح آج سے ایک ماہ اور چار دن پہلے ہی میر یوشعوان سے ہو چُکا ہے!...........

اسکے اعلان پر سب کے سب ششدر سے حیدر خان کو دیکھنے لگے جنہوں نے اُسکی بات کی تصدیق کر دی تھی۔ حویلی کی سب عورتیں حیرت کے شدید جھٹکے کے زیرِ اثر ایک دوسرے کو دیکھنے لگی تھیں۔ جبکہ میر وجاہت خان سختی سے اپنے دانت بھینچ کر رہ گئے تھے۔

"میر کو فون کرو حیدر.............!اُنکی سپاٹ آواز پر حیدر خان نے میر یوشعوان کو کال کی جو دوسری بیل پر ہی پک کر لی گئی تھی۔

"جی بابا جان............!اسکی آواز گونجی۔ میر وجاہت خان نے سپیکر لاؤڈ کر دیا تھا اور بولے۔

"کیا تم نے زرناب سے نکاح کیا ہے.........!انکا سوال میر کو دو پل کے لئے ساکت کر گیا تھا اور اُسکی خاموشی پر میر وجاہت گرجے تھے۔

""میر میں پوچھ رہا ہوں کیا یہ لڑکی تیرے نکاح میں ہے!................

"جی آغا جان.............!اُسکی بات پر وہ جھٹکے سے اُٹھے تھے اور احمد لغاری سے بولے۔

"معاف کرنا احمد جب اپنا خُون اپنا فخر ہی دغا کر دے تو دُوسروں سے کیا شکوہ..........!وہ کمرے سے باہر نکل گئے تو احمد لغاری بھی اپنی بیوی اور بیٹوں کو لئے واپسی کو ہو لئے۔ ممتاز بیگم غصے سے زرناب کی طرف بڑھیں پر حیدر لغاری نے اُنکو روک لیا۔

"چھوڑ دیں بھائی صاحب مُجھے آج_میں اسکا قصّہ ہی تمام کر دوں جب تک یہ زندہ رہی یونہی زلت اور رسوائی کو ہمارا مقدر بناتی رہے گئی_اسکا باپ مُجھے ڈانٹ کر چپ کروا دیتا تھا کہ میری بیٹیوں کو کُچھ مت کہا کرو یہ میرا فخر میر غرور ہے بیٹوں سے بڑھ کر پر یہ تو باعث شرمندگی ہے ہمارے لئے شُکر ہے وہ یہ دن دیکھنے سے پہلے چلے گئے ورنہ یہ عزت کا جنازہ وہ اپنے کندھوں پر نہیں اُٹھا سکتے تھے!.......................

"اب تو قصور میر کا بھی ہے بھابھی_اُس نے بھی ہمارا سر جُھکا دیا..........!حیدر خان جو اپنے باپ کو آج صیحح مانوں میں ٹوٹا ہوا اور ایک لمحے میں ہی کمزور دیکھ کر دُکھی ہو گئے تھے۔

"نہیں بھائی صاحب میر نے سر نہیں جُھکایا_بلکہ اس منحوس نے عزت کو تار تار کر دیا یہ جب سب جانتی تھی تو اُن مہمانوں کے آنے سے پہلے بھی تو بتا سکتی تھی گھر کی بدنامی گھر تک تو رہتی پر اس نے سوچا سمجھا

منصوبہ بنایا صرف ہمارا تماشہ بنوانے کے لئے دل تو کرتا گولی مار دوں اسے.......! ممتاز بیگم نے نفرت سے دیکھا جو کہ سر جھکائے کھڑی تھی۔

"وہ بڑے میر کو پتہ نہیں کیا ہو گیا وہ زمین پر گرے پڑے ہیں............! ہواس باختہ صُغراں کے بتانے پر سب انکی طرف بھاگے مگر زرناب گُم صُم وہی بیٹھی رہ گئی۔

"اگر آغاجان کو کُچھ_ نہیں.........! وہ سر نفی میں ہلاتی باہر کو لپکی۔

!____!

میر وجاہت خان کو ہارٹ اٹیک آیا تھا اور فوری ٹریٹمنٹ ملنے کی وجہ سے اُنکی حالت خطرے سے باہر تھی. پھر ایک دن ہی ہسپتال میں رہنے کے بعد وہ گھر آ گئے تھے اور گھر آ کر وہ اپنے کمرے کے ہو کر ہی رہ گئے تھے بلکل گُم صُم بد ضروری بات کے جواب میں ہوں ہاں کرتے تھے۔ اگلے دن میر بھی واپس آ گیا تھا اور جب سعدیہ بیگم سے اُسے ساری حقیقت کا پتہ چلا تو وہ لب بھینچ کر رہ گیا۔

زرناب جو کہ اپنے کمرے میں ہی بند دی تھی اُسے مہتاب کی زبانی میر کے آنے کا پتہ چلا تو وہ بھی اُٹھ کر باہر آغاجان کے روم کی طرف آئی جہاں اُس نے باہر لاؤنج کی جانب کُھلی کھڑکی سے جھانک کر دیکھا جہاں آغاجان اپنے بیڈ پر دوسری طرف منہ کئے ٹیک لگائے بیٹھے تھے اور میر اُنکے پاؤں کی جانب بیٹھا تھا۔ باقی سب بھی وہی تھے۔

"مُجھے معاف کر دیں آغاجان میں آپکی نافرمانی کا سوچ بھی نہیں سکتا پر انجانے میں_ میں نے آپکا سر جھکا دیا آپکا غرور اور فخر تھا میں پر میری وجہ سے ہی آپکو شرمندگی کا سامنا کرنا پڑا_ مُجھے آپکی دی ہوئی ہر سزا قبول ہے چاہے تو اپنی جائیداد سے اور اس حویلی سے بے دخل کر دیں اُف تک نہیں کرونگا کیونکہ میرا

گناہ ان سب سے بہت بڑا کہ آپ نے ہمیشہ مجھے اپنا غرور بولا اور میں نے وہی خاک میں ملا دیا_ اس میں وہ قصوروار نہیں میرے کہنے پر ہی اُس نے یہ سب کیا_ میرے کہنے پر ہی آپ سب کو لاعلم رکھا گیا_ میری یہ غلطی پُورے خاندان کی عزت داؤ پر لگا گئی میں ہر سزا کے لئے تیار ہوں!

....

وہ اُٹھا تھا اور کمرے سے نکل گیا تھا۔ زرناب کا دل مُٹھی میں آ گیا تھا۔ وہ یہی سب تو چاہتی تھی کہ میر وجاہت خان سے بدلہ لے مگر اب جبکہ وہ لے چکی تھی مگر اُنکی چُپ اور حالت پر وہ بے چین تھی۔ وہ چاہتی تھی کہ میر ہر الزام اپنے سر لے اور یہی انکی عزت کو خاک میں ملائے اور وہ اسے عاق کر دیں اب سارا کُچھ جب اُسکی خواہش کے مُطابق ہو رہا تھا تو اسکا دل کیوں سکُوت اختیار کر گیا تھا اسے کیوں نہیں خوشی مل رہی تھی وہ کیوں نہیں اس صورتحال پر پُر سکون ہو رہی تھی۔ ان ہی سوچوں میں اُلجھی وہ اپنے کمرے کی طرف جا رہی تھی کہ راہداری سے گُزرتے میر کو دیکھ کر رُکی تھی اور رُک تو وہ بھی گیا تھا اور ایک نظر اُس نے اس پر ڈالی تھی اور اس ایک نظر میں کیا کیا نہیں تھا دُکھ شکوہ، ٹُوٹے اعتبار کیکرچیاں، بے یقینی، گلِہ نفرت اور غصہ کہ زرناب ان کی تاب نہ لاتی نظریں جھکا گئی وہ اسکے پاس سے گُزرتا آگے بڑھ گیا۔

"میر.........!اسکے لب پھڑ پھڑا کر رہ گئے مگر وہ تو چلا گیا تھا اور زرناب کو لگا وہ کبھی اُسکا سامنا نہیں کر پائے گی۔

!______________________________________!

میر کو آغاجان نے معاف نہیں کیا تھا اور وہ ہمیشہ ہمیشہ کیلئے حویلی چھوڑ کر جا رہا تھا یہ خبر ا سے مہتاب نے دی تھی اور تو کوئی اس کے روم میں نہیں آتا تھا اور نہ یہ باہر جاتیتھی۔اس خبر کو سُننے کے بعد دل کی حالت نے اُسے ششدرہ کر دیا تھا جو کہ تڑپ تڑپ کر اسے بتا رہا تھا کہ وہ میر کے بغیر نہیں رہ سکتا اور میر ہی اس کے خالی مکاں کا مالک تھا۔

"نہیں میں میر کو اُس جرم کی سزا کبھی نہیں ملنے دونگی جو اُس نے کیا ہی نہیں_میں ایسا نہیں ہونے دونگی کبھی نہیں.........!

وہ دل میں پختہ عہد کرتی میر وجاہت خان کے روم میں آئی جو کہ اسے دیکھ کر ناگواری سے چہرے کا رُخ بدل گئے۔

"آج آپ چاہیں نفرت سے رُخ موڑیں یا مُجھے اس کمرے سے دفعہ ہونے کا بولیں پر آپکو آج میری بات سُننی ہو گی کیونکہ آپکی اور میری لڑائی اور نفرت میں وہ انسان آگیا جس سے تونہ آپ دُور رہ سکتے ہیں اور نہ میں اُسکا اس حویلی سے جانا برداشت کر سکتی ہوں.....!زرناب کے پُرنم لہجے پر باہر کھڑا میر بھی ساکت ہوا تھا جو اسے آغا جان کے کمرے کی طرفبڑھتا دیکھ کر اسکے پیچھے آیا تھا۔

"آپ تو بڑے انصاف دان ہیں تو سزا اُسے کیوں جو اس سارے کھیل میں صرف ایک مُحرے کے سوا کُچھ نہیں تھا_کھیل تو میں نے کھیلا تھا آپ سے بدلہ لینے کے لئے اور بدلہ بھی سچیز کا صرف اپنی ضد کا_اب سوچتی ہوں تو خُود پہ لعنت بھیجتی ہوں کہ کونسی محرومی کا بدلہ لیا میں_اچھا کھانا اور اچھا پہننے پر_اچھے کالج میں پڑھنے پر یا اپنی پسند کی آزادزندگی جینے پر یا اُ

س روک ٹوک پر جو میرا باپ بھی زندہ ہوتا تو وہ بھی کرتا یا پھر میر کے برابر حقوق نہ ملنے پر_پر وہ بھی تو سب برابر تھا بس فرق تھا تو ایک لڑکی اور لڑکے میں جتنا فرق ہوتا_یا انا ب اور الینہ سے جیلسی کا جو بلا جھجھک آپکی گود میں بیٹھ جاتی ہے اور آپکا اُنکی پیشانی چومنا پر یہ سب بھی تو میری نافرمانی کی صُورت نہیں ملا نہ_مُجھے نہیں پتہ کہ میری آنکھوں میں کونسی غفلت کی پٹی بندھی تھی کہ میں سب کرتی چلی گئی..................!

اُسکی آنکھوں سے نکلتے آنسو اگر باہر کھڑے میر کے دل ہر گر رہے تھے تو میر وجاہت پر بھی گراں گُزرے تھے۔

"جو آج سے بائیس سال پہلے میرے بابا نے آپکے ساتھ کیا وہی میں نے دُہرا دیا_آپ نے اُنکو بھی معاف کر دیا اور مُجھ سے بھی کوئی باز پُرس نہیں پر کیوں_آپ نے مُجھے کوئی سزا کیوں نہیں دی_مُجھے عاق کریں مُجھے اس گھر سے بے دخل کریں جو سزا دینی ہے دیں پر میر کو نہیں.........................!اسکے ہاتھ انکے پاؤں پر تھے۔

"سارا قصور میرا ہے تو سزا کی بھی اصل حق دار میں ہوں_ہاں میر کا یہ قصور ضرور ہے کہ اُس نے مُجھ جیسی خُودغرض سے محبت کی_میں تو اُس سے بھی نظریں ملانے کے قابلنہیں رہی_ہو سکے تو اپنے بیٹے میر عظام کی خاطر ہی معاف کر دیجیے گا........!وہ جھٹکے سے اُٹھی اور آنسو صاف کرتی وہ اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئی۔

!_______________________________________!

خوشخبری

اگر آپ لکھ سکتے ہیں اور اپنے اندر کے لکھاری کو باہر لانا چاہتے ہیں

تو لکھاری آن لائن میگزین آپ کو اپنی صلاحیتوں کو نکھارنے کے لئے بہت اچھا

پلیٹ فارم فراہم کرتا ہے۔ لکھاری آن لائن میگزین کا حصہ بنئے اور آج ہی اپنی

تحریر (افسانہ، ناول، ناولٹ، کالم، مضامین، شاعری) اردو میں ٹائپ کر کے

ہمیں بھیجیں۔ آپ کی کوئی بھی تحریر ضائع نہیں کی جائے گی اور ایک ہفتے کے اندر

ہمارے سب ویب بلاگز (ویب سائٹس) اور سوشل میڈیا گروپس اور پیجز پر

پبلش کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کے لئے ابھی رابطہ کریں۔

Wats app No :- 03335586927

Email address :- aatish2kx@gmail.com

Facebook ID :- www.facebook.com/aatish2k11

Facebook Group :- FAMOUS URDU NOVELS AND DIGEST

SEARCH AND REQUEST FOR NOVELS, NOVELS DISCUESSION

اور پھر اگلی صُبح سب کے لئے خوشگوار حیرت کا باعث بنی تھی۔میر وجاہت علی خان پُورے سات دن بعد اپنے کمرے سے نکلے تھے اور سب کے ساتھ ناشتہ کرنے لگے تھے سوائےزرناب کے سب موجود تھے۔

"زرناب کہاں_اُسے بھی بولو آکر ناشتہ کرے......!میر وجاہت کے کہنے پر مہتاب اُسے بھی بُلا لائی جس کی پہلی نظر میر یوشعوان پر پڑی مگر وہ نظریں پھیر گیا اور زرناب اُسکی بے رُخی پر کٹ کر رہ گئی۔

"میں فیصلہ کیا ہے کہ میر اور زرناب کی شادی کر دی جائے نکاح تو ہو چُکا مگر باقی کی رسومات تو رہتی ہیں نہ_اور ساتھ مہتاب کی بھی_مہتاب اُس لڑکے کو بولو کہ اپنی فیملی کو آجھی بھیجے_اگر ہمیں تمہارے لئے ٹھیک جوڑ لگا تو ہاں کر دیں گئے_میر تم نے ساری چھان بین کرنی لڑکے کی اور اُس کے خاندان کی..............................!

اُنکی بات پر سب کے چہرے پر خوشی کی لہر آئی سوائے میر کے جس کے چہرے پر ناخُوشی زرناب نے بھی محسوس کر لی تھی۔

حیدر خان اور میر وجاہت کے جانے کے بعد خواتین آپس میں ڈسکس کرنے لگیں۔

"میر تُم اگر شہر جاؤ تو زری کو..............!

"اماں جان اتنے پلان بنانے کی ضرورت نہیں کیونکہ بس مہتاب کی شادی ہوگی_جو رشتہ میں نے ایک ماہ پہلے جوڑا تھا وہ ٹوٹنے کے لئے جوڑا گیا تھا اس لئے اُسکا اب ختم ہو جانا ہیضروری

ہے.............!وہ سپاٹ انداز میں کہتا سب کو ہکا بکا چھوڑتا لمبے لمبے ڈگ بھرتا چلا گیا۔زرنا ب آنسو پیتی اپنے کمرے کی طرف بھاگی تھی۔

!______________________________________!

اور پھر احمد اور اُسکی فیملی سب کو پسند آ گئے تھے کافی ویل آف فیملی تھی اور اپنا کاروبار تھا۔ا یک ماہ بعد شادی کی تاریخ رکھ دی گئی تھی مگر یوشعوان تھا کہ سب سے نالاں تھا۔زرناب نے بہت بار اُسے منانے کی کوشش کی مگر وہ اُسکی طرف دیکھنا بھی نہیں چاہتا تھا۔

"میر.........!زرناب کی پُکار کو نظر انداز کرتا وہ آگے بڑھنے لگا مگر زرناب نے اُسکا ہاتھ پکڑ کر روکا تھا۔

"میر پلیز یوں نہ کرے_مُجھے سمجھنے کی کوشش تو کریں.......................!

"یہی تو غلطی ہوئی مُجھ سے کہ میں تمہاری چالاکیوں کو سمجھ نہیں پایا_تُجھے سمجھ نہیں پایا........

........!میر نے غصے سے اپنا بازو چھڑوایا تو اُسکی آنکھوں سے آنسو بے اختیار ہوئے تھے۔میر نے سختی سے لب بھینچ لئے تھے۔

"پلیز آپ بھول نہیں سکتے_میں معافی مانگتی ہوں آپ سے...............!

"کیسے بُھول جاؤں تم نے مُجھے دھوکہ نہیں دی بلکہ توہین کی ہے میری محبت کی میرے سچے جذبوں کی_اور مُجھے کوئی غصہ نہیں بلکہ دُکھ ہے کہ تمہارے نزدیک یہ اوقات ٹھیمیری تم نے استمال کیا مُجھے میرے احساسات کا خیال کئے بغیر کہ کس قدر تکلیف پہنچ سکتی مجھے_پر نہیں تُمہیں تو آغا جان سے بدلہ لینا تھا مُجھے اُنکی نظروں سے جُھکانا تھا تو ابجشن مناؤ یہ دکھاو

ے کے آنسو نہیں....................! وہ بھڑکتے لہجے میں بول کر رُکا نہیں تھا۔زرناب بے بس سی ہو کر وہی بیٹھ گئی۔مہتاب جو سب سُن چکی تھی اس کے قریب کاؤچ پر بیٹھ گئی۔

"اب تم نے انکا دل توڑا ہے تکلیف تو ہو گئی نہ اُنکو...........!

"معافی بھی تو مانگ رہی ہوں نہ...........!وہ آنسو صاف کرتی بولی۔

"اکیلی معافی سے بات نہیں بنے گی تمہیں اُنکو منانا بھی ہو گا گھر میں شادی کی تیاریاں شُروع ہو گئیں ہیں اور تُم ہو کہ اپنے ناراض سیاں کو لے کر بیٹھی ہوئی ہو..........!

"منا تو رہی ہوں اور کیسے مناؤں........!اب کہ وہ جھنجھلائی۔

"اوہ میری کم عقل بہن ایسے نہیں زرا اور انداز سے منانے کی کوشش کرو...........!

"اور کونسے........!وہ سمجھی نہ تو مہتاب کا دل چاہا اپنا سر پیٹ لے۔

"تم اُکی بیوی ہو اُکو منانے کے لئے آخری حد تک بھی جانا پڑے تو جاؤ_زرا رومینٹک انداز میں.................!مہتاب کی بات مطلب سمجھتے ہوئے اُس کے گال سُرخ ہو گئے۔

"اس شرم و حیا کو چھوڑو اور کوئی تیاری شیاری کر کے اُن کے پاس جاؤ دیکھنا کل ہی رُخصتی کا شور مچا دیں گئے..............!

مہتاب کی معنی خیزیت پر وہ شرم سے اُسے گھور بھی نہ سکی تو مہتاب قہقہ لگا کر ہنس پڑی۔

اور پھر رات کو وہ سب کے سو جانے کے بعد میر یوشعوان کے کمرے کی طرف بڑھی اور آہستہ سے دروازہ کھول کر اُس نے نرم قالین پر اپنے قدم رکھے اور اُسی آہستہ طریقے سے دروازہ بند کر دیا۔اُس نے ایک طائرانہ نظر کمرے میں ڈالی جہاں نائٹ بلب کی نیلگوں روشنی پُور

ے کمرے میں پھیلی ہوئی تھی۔میر یوشعوان مہرون کمبل میں دُبکا سویا ہوا تھا۔یہ کمرہ اُسے شُروع سے ہی بہت پسند تھا اور اُسے اب یاد آرہا تھا کہ جب یہ کمرہ یوشعوان کو ملا تھا تو اس نے کافی شور مچایا تھا اور جب یوشعوان کو پتہ چلا تو اُس نے اسے نرمی سے سمجھاتے ہوئے آخر میں کہا تھا۔

"ویسے بھی تُم ایک جیسے دو بیڈ روم کا کیا کرو گی..........!اور میر کی اس بات کا مطلب وہ اب سمجھی تھی اور خُود کو کوس کر رہ گئی کہ اسے کیوں نہیں اُسکی محبت کا پتہ چلا۔وہ بیڈ کے قریب آئی جہاں میر سویا ہوا اتنا معصوم لگ رہا تھا کہ وہ بے اختیار اُسے دیکھے گئی۔اُسے ڈسٹرب نہ کرنے کے خیال سے وہ واپسی کا سوچنے لگی مگر پھر اُسکی ناراضگی کا سوچ کر وہ اُس کے سرہانے بیٹھ گئی۔

"میر.........!اُس کے نرم و ملائم بالوں کو اُسکی کشادہ پیشانی سے ہٹاتے ہوئے اُس کے اوپر جُھکتے ہوئے نرمی سے بولتی اُسکی نیند میں خلل ڈال گئی تھی وہ کسمسا کر آنکھیں کھولتا اسے دیکھ کر جھٹکے سے اُٹھ کر بیٹھا تھا۔

"تُم یہاں وہ بھی اس وقت..........!

اُسے یقین نہیں تھا اُسکی موجودگی پر۔

"جب آپ ہاتھ نہیں آ رہے تھے تو میں کیا کرتی پھر_ویسے تو دو منٹ بھی بات سننا گوارا نہیں کرتے................!وہ پُر شکوہ لہجے میں بولی تو میر گہرا سانس بھر کر اُٹھ کر لائٹ آن کی اور پھر اُسکی طرف دیکھا جو کہ پنک گرم سُوٹ میں سکن وُول کی چادر شانوں پر اوڑھے با

لوں کو جوڑے کی شکل میں لپیٹے سادگی میں بھی اُس کے دل کے تاڑ ہلا گئی تھی۔زرناب اُسکی گہری نگاہوں سے خائف ہوتی وہ بول اُٹھی۔

"آپ کب تک ناراض رہے گئے.............!

"جب تک مناؤ گی نہیں...............!میر یوشعوان کا دل اسے اپنے کمرے میں دیکھ کر ہی موم ہو گیا تھا۔

"منانے تو آئی ہوں_پلیز مان جائیں نہ معاف کر دیں جو بھی کیا...............!زرناب اُٹھ کر اسکے قریب آئی۔

"تم نے بہت ہرٹ کیا مُجھے_میں نے تو محبت میں تمہاری طرف ہاتھ بڑھایا تھا مگر تُم نے تو صرف بدلہ کے لئے...............!اُسکے لہجے کا دُکھ وہ اپنے دل پر محسوس کرنے لگی ۔

"میر سچ ہے یہ میں نے صرف آپکو آغاجان کی نظروں سے گرانے کے لئے یہ سب کیا مگر یہ اُس سے بھی بڑا سچ ہے کہ میں آپکی ناراضگی برداشت نہیں کر سکتی_مُجھے اپنیفیلینگز کا احساس تب نہیں ہوا تھا اور اب جب مُجھے لگا آپ مُجھ سے دُور جا رہے ہیں تب احساس ہوا کہ میں اپنے ساتھ غلط کرتی رہی..............!وہ پُر نم آنکھیں لئے میر کو بے اختیار کر گئی۔اُسے اپنے حصار میں لے کر وہ اُسکی ہر نادانی اور بیوقوفی معاف کر گیا۔اصل میں وہ اپنا دل اُس دن ہی صاف کر گیا تھا جس دن اس نے آغا میر کے سامنے اعتراف کیا تھا۔

"اور یہ اُس سے بھی بڑا سچ ہے کہ یوشعوان نہ تو تم سے ناراض رہ سکتا ہے نہ تم سے نفرت کر سکتا ہے بلکہ میر کو تمہاری غلطی بھی غلطی نہیں لگتی بلکہ مُجھے خُود پر غُصہ آیا کہ میں نے ا

تنا روڈ لی بی ہیو کیوں کیا تمہارے ساتھ اتنے دن............!اتنی محبت؟زرناب کی آنکھوں سے آنسو رواں ہو گئے جو کہ اُسکے سینے میں جذب ہونے لگے۔میر جس نے بلیکٹروزر پر صرف بلیک بنیان زیب تن کی تھی اپنے سینے پر نمی محسوس کر کے اسے نرمی سے اپنے آگے کیا جو کہ رو رہی تھی۔

"تم رو رہی ہو..........!

"آپ مُجھ سے اتنی زیادہ محبت کرتے ہیں.....!

"کیا تم اس وجہ سے رو رہی ہو کہ میں تُم سے اتنی زیادہ محبت کرتا ہوں..............!وہ حیرت کے شدید جھٹکے کے زیر اثر تھا۔زرناب روتے ہوئے ہنس دی۔

"تو تُم بھی کر لو نہ مُجھ جتنی..........!میر مُسکراتے ہوئے اسے دوبارہ اپنے سینے سے لگا چُکا تھا۔

"آپ جتنی تو نہیں کر پاؤں گی پر بہت کرتی ہوں............!وہ آسودگی سے اسکے سینے پر سر ٹکا گئی۔

"کوئی ثبوت..........!وہ حیرانگی سے دیکھنے لگی جو مُسکرا رہا تھا۔جس کی آنکھوں کی آلو ہی چمک اسے نظریں چُرانے پر مجبور کر گئی۔

"دیکھو نہ کہ تم مجھ سے محبت کرتی ہو تو کوئی ثبوت بھی تو دو نہ................!

"کیا میں نے مانگا تھا آپ سے نہ آپ نے دیا........!وہ اُسکی شرارت سمجھ چکی تھی۔میر اُسکی روشن پیشانی چُومتا اسکے گلابی رخسار اُسکی آنکھوں کو چومتا حقیقتاً اُسے سٹپٹا گیا تھا۔اُسکا لمس اُسکے گال دہکا گیا تھا۔

"فلحال تو اتنا ثبوت دے سکتا ہوں_باقی تو آج سے بیس دن بعد ہی ثابت کر پاؤں گا.........!...اسکی گھمبیر تا زرناب کا دل دھڑکا گئی۔اُسکی معنی خیز سرگوشی اسے اُس کے سینے میں ہیسمٹنے پر مجبور کر گئی۔

"مطلب کہ کوئی چانس نہیں............!

"رات کے اس پہر آپکے سینے سے لگی کھڑی ہوں کیا ابھی بھی ثبوت چاہیے..............!

نظریں جُھکائے بولتی سیدھی اُس کے دل میں اُتر گئی۔زرناب اُسکی آنکھوں سے چھلکتے پیام کو نظر انداز کرتی اس سے الگ ہو کر جانے لگی مگر وہ ہاتھ پکڑ کر روک گیا۔

"مُجھے چلنا چاہیے ....!

"اتنی جلدی بھی کیا ہے_ایک رات ہی تو ہے گُزر جانے دو................!تنہائی اور قربت کا فسوں دونوں کو گرفت میں لے رہا تھا۔زرناب کا قُرب اُسے کسی لطیف سی شرارت پر اُکسا رہاتھا اور بالا آخر وہ اسکے چہرے پر جُھکتا اپنا حق وصول کر گیا تھا۔زرناب کے پُورے وجود میں ایک برقی سی پھیل گئی تھی۔وہ خُود بھی ان جان فروز لمحوں سے دامن نہ چھڑا سکی۔

"آپ بہک رہے ہیں.............!وہ بولنے کے قابل ہوئی تو بول اُٹھی۔

"تم سمیٹ لو نہ............!اُسکا لہجہ بوجھل ہونے لگا زرناب کے لرزتے ہونٹ اُسے مدہوش کر رہے تھے۔کب اُسکی گرفت مظبوط سے مظبوط ہوتی چلی گئی اُسے خبر ہی نہ ہوئی مگر زرناب کو اُسکی حد سے بڑھتی شرارتوں کا احساس ہوا تو بھرپُور مزاحمت کرتی اُسکی گرفت سے نکلی۔

"مُجھے اس وقت نہیں آنا چاہیے تھا...........!وہ شال کو ٹھیک کرتی اُسکی پُر شوق جذبے لُٹاتی آنکھوں سے خائف ہوئی۔

"بیس تاریخ سے پہلے تو کسی وقت بھی اس کمرے میں آنا ٹھیک نہیں مسز_اُف یہ دن کیسے گُزریں گئے بس ہم دونوں کی شادی ہوتی تو دو ہفتے پیچھے کروالیتا پر اب........!وہ گہری سانس بھرتا تاسف زدہ ہو گیا وہ کھل کر مسکرادی۔

"آپ تو کینسل کروا رہے تھے شادی..........!

"وہ تو بس اوپر اوپر سے تمہیں لائن پر لانے کے لئے_اچھا اب ادھر تو آؤ_اب آئی ہو تو ڈسکس کرتے ہیں کہ رُوم کیسا ڈیکوریٹ کروانا.......!وہ بہانے سے پھر سے اُسے پکڑ چُکا تھا اور وہ اُسکی شرارت سمجھتی اسکے سینے پر مکے برسانے لگی اور میر یوشعوان اُسکی پیشانی چُومتا مسکرانے لگا جس میں زرناب کی آسودہ مُسکراہٹ بھی شامل ہو گئی تھی۔

****

!!!!!!!!!!!!!_____ختم شُد_____!!!!!!!!!!!